مخمور آنکھیں

محمد اصغر میرپوری

☆......نام کتاب : مخمور آنکھیں

☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : جون 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

جناب بشیر نیاز کے نام

اور جناب بشیر چوہدری کے نام

پیشِ لفظ

ہر حمد وثناء میرے اللہ رب العزت کے لیے بے شمار درود وسلام پیارے نبی پاک ﷺ پر، زیرِ نظر کتاب میرا پندرہواں شعری مجموعہ ہے جس میں، میں نے آزاد غزلیں اور نظمیں یکجا کی ہیں میری تمام نظمیں بھی آزاد غزلیات سے مشابہ ہوتی ہیں فرق اتنا ہوتا ہے کہ کئی بار کافیے مختلف استعمال کرتا ہوں جو کہ شاعری سے شغف رکھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ کون سی غزل ہے اور کون سی نظم میں کئی دفعہ نظم لکھتے وقت جیسے دل، منزل کے ساتھ پاگل بطور کافیہ استعمال کرتا ہوں جس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ غزل ہے اور کافیہ غلط ہے جیسے ایک اور مثال میں نظم میں کئی بار خواہش، نمائش کے ساتھ لاش بطور کافیہ لکھ دیتا ہوں جو کہ نظم ہوتی ہے غزل نہیں، ہمارے ہاں ایک بات کی بڑی تنگ نظری ہے کہ ہم لوگ مذہب کو تہتر 73 فرقوں میں بٹنے سے تو نہ بچا سکے مگر علم عروض پر مذہب سے زیادہ زور دیا جاتا ہے جو کہ زیادتی ہے آپ خود ہی اندازہ کریں کے ہمارا اللہ ایک نبی ﷺ ایک قرآن ایک مگر اس کے باوجود ہم فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور اسلام میں اتنی اجازت تو ہے ک اگر کوئی مسئلہ قرآن اور حدیث میں نہیں ملتا تو آپ اجتہاد کر سکتے ہیں تو کیا علمِ عروض مذہب سے بھی برتر ہے۔

ایک دن علم عروض کی دو کتابوں کا میں نے مطالعہ کیا تو ایک میں لکھا تھا کہ (ناعوذ باللہ) کے قرآن کی کچھ آیات عروض میں لکھی گئیں ان میں سے کون سی کتاب میں یہ بات لکھی تھی اب مجھے یاد نہیں۔ ان کتابوں کے نام یہ ہیں ''ارمغانِ عروض'' جو کندن لال کندن نے لکھی ہے اور دوسری کتاب ''چرغ سخن'' مرزا ایاس عظیم آبادی اب

میرے ذہن میں نہیں آ رہا کے یہ بات ان دونوں میں سے کس کتاب میں ہے اور چراغ سخن کے صفحہ 47 پر مرزا ایاسی عظیم آبادی لکھتے ہیں شاعری پر بہت کچھ بحثیں ہو چکی ہیں اور ہوتی رہیں گی مگر کوئی ایسا معیار قائم نہ ہو سکا جسے سب تسلیم کر لیتے اور نہ کبھی ہو سکے گا۔ آگے لکھتے ہیں دنیا میں کوئی دو شخص بھی ایسے نہیں مل سکتے جو فن شاعری کے تمام اصول و فروع اور اس کے تمام حسن و قبیح کے متعلق ہم خیال ہوں اس بارے میں کافی لمبی چوڑی بحث ہے مگر میں یہیں پہ یہ بات ختم کروں گا۔

چراغ سخن کے صفحہ 68 پر لکھتے ہیں: تخیل کی بیہودہ جست وخیرہ اور شعر کی بدقسمتی کیا ہوگی جو غالب کے کلام میں پائی جاتی ہے آگے چل کر لکھتے ہیں غالب کے تخیل سے اکثر دیہاتیوں کی بو آتی ہے یعنی پڑھے لکھے دیہاتی اگر چاہیں تو شاعری کر سکتے ہیں آگے صفحہ 72 پر لکھتے ہیں غالب کی بد مذاقیاں اور تخیل کی بے اعتدالیوں کے لیے ایک مستقل کتاب چاہیئے اور کافی زیادہ تنقید ہے بلکہ غالب کے علم تصوف کو بھی نشانہ بنایا گیا اسی طرح کی ہزاروں مثالیں ہیں جن پہ ایک اچھی خاصی کتاب لکھی جا سکتی ہے یہ سب لکھنے سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ جو جیسے اور جس طرح بھی اپنی صلاحیت کے مطابق اردو ادب کے فروغ کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہے تو اس کی راہ میں روڑے نہ اٹکائیں اسے اپنا کام کرنے دیں۔

ہمارے شہر برمنگھم میں شعراء اتنے تنگ نظر ہیں جو ایک دوسرے کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اسی لیے کسی سے اپنی کتابوں میں کچھ نہیں لکھواتا یہ لوگ دوسروں کا حسد کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے اپنے آپ کو چمکانے کے لیے ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ اللہ معاف کرے! مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔

آپ کی دُعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میرپُوری

صرف اللہ ہی میرا مشکل کشا ہے
دنیا میں اور جو بھی ہے دھوکہ ہے

تو اپنی آخرت سنوار لے بندے
تیرے لیے یہ بہت بڑا موقعہ ہے

نیکیوں سے تو اپنا دامن بھر لے
اے نادان تجھے کس نے روکا ہے

تیری زندگی اللہ کی امانت ہے
کیا تو نے کبھی یہ سوچا ہے

سب جھوٹے سہارے چھوڑ کر
اللہ کا ہو جا تیرے لیے یہی اچھا ہے

اس دنیا میں ایک اللہ کے سوا
غیر اللہ کا سہارا جھوٹا ہے

......☆......

ہمارے پیارے نبی ﷺ سے کوئی افضل نہیں ہے جہان میں
میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو لکھوں ان ﷺ کی شان میں

ان ا کے سامنے اونچی آواز سے بولنا بھی گنا ہے
یہ بات اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں اپنے قرآن میں

ہمارے پیارے نبی ﷺ کو اللہ نے اتنی فضیلت بخشی ہے
ان پر فرشتے بھی درودوسلام پڑھتے ہیں آسمان میں

دنیا والوں میں جس نے آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرلیا
سمجھو وہ انسان سرخرو ہوگیا دونوں جہان میں

جو گمراہ انسان آپ کو اللہ کا آخری نبی ﷺ نہیں مانتے
بہت بڑی کمی رہتی ہے ایسے لوگوں کے ایمان میں

......☆......

اپنے جینے کا ایسا قرینہ رکھو مومنو
بغض وحسد بھرا نہ سینہ رکھو مومنو

تمہاری آنکھوں میں رہے شرم وحیاء
اپنے دل میں تم مدینہ رکھو مومنو

تم ہر کسی سے بھلائی کرتے رہو
کسی کے لیے نہ کینہ رکھو مومنو

حلال میں اللہ نے بڑی برکت رکھی ہے
روزی میں شامل خون پسینہ رکھو مومنو

کڑے وقت میں یہ تمہارے کام آئیں گی
قرآنی دعاؤں سے بھرا سینہ رکھو مومنو

......☆......

یا رب کچھ اس طرح سے گزرے ہماری زندگی
جو سب کی نظر میں بن جائے تیری بندگی

جو حق کو اپنی زندگی کا منشور بنا لیتے ہیں
ان کی روح میں رہتی نہیں ذرہ بھر تشنگی

گمراہیوں کی تیرگی میں وہ کھو نہیں سکتے
رب کریم کی ذات کرتی ہے جن کی رہبری

اگر ہم اپنے اللہ کے بتائے راستے پہ چلیں
دیکھنا ہماری زندگی میں آجائے گی تازگی

جو انسان اس کائنات پہ غور کرتا ہے
وہ خود ہی کرنے لگتا ہے رب کی بندگی

پیارے نبی پہ درود وسلام بھیج کر
آؤ ہم سب دور کرلیں دلوں کی تیرگی

......☆......

اس طرح محبت کا حق ادا کرتا ہوں
جب پیار کرتا ہوں تو انتہا کرتا ہوں

وہ غصے میں اور بھی پیارا لگتا ہے
میں جان بوجھ کر اسے خفا کرتا ہوں

اور سب تو کب کا بھلا بھی چکا
اس کی یاد دل سے نہ جدا کرتا ہوں

میں نیکی کر کے بھول جاتا ہوں
یہ صرف بنام خدا کرتا ہوں

زیست میں مصائب آتے رہتے ہیں
میں کبھی نہ اللہ سے گلہ کرتا ہوں

……☆……

مجھے توفیق دینا کے اچھے کام کروں مولا
اگر لڑوں تو اپنے حق کی خاطر لڑوں مولا

مجھ سے جو لوگ جلتے ہیں جلتے رہیں
میں کسی حریف کا حسد نہ کروں مولا

تیرے سوا کسی اور کا خوف نہ ہو دل میں
میں کسی ظالم انسان سے نہ ڈروں مولا

میرے مالک مجھے اتنی صلاحیت بخش
دنیا بھر میں اسلام کا نام روشن کروں مولا

......☆......

اک شمع کا پروانہ ہوں میں
آدمی بڑا مستانہ ہوں میں

کسی کے پیار میں گرفتار ہو کر
دن بھر پھرتا آزادانہ ہوں میں

جسے غم کی بارش نہ گرا سکی
ایسا مضبوط آشیانہ ہوں میں

دنیا کے دکھوں سے جو بھر نہ سکا
ایسا صبر کا ایک پیمانہ ہوں میں

سبھی دکھ درد جانتے ہیں مجھے
مگر خوشی سے بیگانہ ہوں میں

......☆......

آنکھوں میں خزاں کا موسم رہتا ہے
میرا بے چین دل بھی کرتا ماتم رہتا ہے

دنیا کے نشیب وفراز اپنے ساتھ ہیں
مگر پھر بھی بہاروں کا عالم رہتا ہے

مولا نے محبت کا کیسا مقدر لکھا ہے
دشمن سب پاس مگر دور صنم رہتا ہے

اس کا جب جی چاہے زخم بھیج دیتا ہے
پھر خود ہی آکر لگاتا مرہم رہتا ہے

جن کی شیوہ ہو ہر کسی کو دھوکہ دینا
ایسے لوگوں کا کوئی نہ دھرم رہتا ہے

……☆……

رات کو جب ستارے جگمگاتے ہیں
ان کی چاندنی میں آپ نظر آتے ہیں

آکاش پہ تمہاری صورت دیکھ کر
ہم آپ کی یاد میں ڈوب جاتے ہیں

کبھی چاند کبھی ستاروں میں
جھلک دکھا کر کیوں تڑپاتے ہیں

ہم تو آپ کے پیار میں مٹ چکے
آپ دنیا سے ہمارا نام کیوں مٹا تے ہیں

ہم جب بھی آپ کا نمبر ملاتے ہیں
ہماری سنتے نہیں اپنی سناتے ہیں

......☆......

یہ بات زمانے کو دکھا دوں گا
دیکھنا میں تمہیں بھلا دوں گا

مجھے کبھی تیرا خیال نہ آئے
تیری ہر نشانی کو جلا دوں گا

لبوں پہ تیرا نام نہ آنے پائے
ان پہ خاموشی کا تالا لگا دوں گا

تیرا نام سن کر دھڑکنے نہ لگے
اپنے دل پہ میں پہرہ بٹھا دوں گا

یہ کبھی تیری سمت نہ دیکھیں
یہ بات آنکھوں کو سمجھا دوں گا

......☆......

میرے قلب و نظر میں تم ہو
میرے بحر و بر میں تم ہو

کسی بات کی فکر کیسی
جب ساتھ سفر میں تم ہو

میرے غم و خوشی میں تم
میرے شام و سحر میں تم

اپنی کوئی خبر تو بھیجو
آج کل کس نگر میں تم ہو

یہ میرے بس کی بات نہیں
جو میرے تصور میں تم ہو

......☆......

یہ سچ ہے کہ میں اسے پا نہیں سکتا
کیا اسے دل ہی دل میں چاہ نہیں سکتا

ایسی گہرائی ہے ان نیلی آنکھوں میں
جہاں سفینہ بھی کوئی جا نہیں سکتا

جو اجازت ہو تو تیرے شہر چلا آؤں
ہجر کی آگ میں دل جلا نہیں سکتا

پرواز بھی بلند نہیں دوری بھی بہت
وہاں تو میرا تخیل بھی جا نہیں سکتا

اتنی دور سے تیرے در پہ جو آئے ہیں
اب قانون بھی ہمیں اٹھا نہیں سکتا

......☆......

اس کا پیار اسی سے چھپایا ہم نے
یہ راز داروں کو بھی نہ بتایا ہم نے

وہ شوخ جس راہ سے بھی گزرا
پھولوں کے بدلے دل بچھایا ہم نے

ہمیں ایک بار جس نے پیار سے دیکھا
ان آنکھوں کو کبھی نہیں بھلایا ہم نے

آج میں میرے آنسو کچھ یادیں اورتنہائی
بیوفاؤں سے وفاؤں کا یہ صلہ پایا ہم نے

اسی سے زخم تحفے میں ملے اصغر
جس کسی سے بھی دل لگایا ہم نے

......☆......

ایسی ہیں اس کی مستانی آنکھیں
ہیں میری جانی پہچانی آنکھیں

جب مجھے اس کا خیال آتا ہے
ہو جاتی ہیں پانی پانی آنکھیں

ان آنکھوں کو جو پیار سے دیکھا
سنانے لگیں اپنی کہانی آنکھیں

شرم وحیاء سے جھکی رہتی ہیں
لگتی ہیں وہ پاکستانی آنکھیں

جب وہ آنکھیں بدلیں تو خیال آیا
کتنی جلد ہوتی ہیں بیگانی آنکھیں

......☆......

میری قبر پہ آ کر جب وہ چیخ وپکار کرتے ہیں
ہم موت کے ماروں کو کیوں بیدار کرتے ہیں

جیتے جی سکوں کا سانس تل نہ لینے دیا
اب مرنے کے بعد کیوں ایسا سرکار کرتے ہیں

میری تربیت پہ گلاب کے پھول سجا کر
اس طرح میری لحد کو گلزار کرتے ہیں

تم کہتے تھے تنہا جی نہ سکو گے اصغر
دیکھ لو گزر اوقات تمہارے بغیر کرتے ہیں

اصغر گناہگار کی قربت کو اتنا سجا کر
آپ کیوں اسے صورت مزار کرتے ہیں

......☆......

تو نے جتنے زخم لگائے میرے دل پر
میں انہیں ساتھ رکھوں گا عمر بھر

میری آنکھوں پہ ہو جائے نظر کرم
تو چاہے تو بنالے یہیں اپنا گھر

جب ہم دونوں کی ایک ہے منزل
پھر ہم کیوں نہ بن جائیں ہمسفر

میں تیرے بن جی نہ سکوں گا
جانا نہ میرے دل کا شہر چھوڑ کر

اگر پیار کیا ہے تو دنیا سے مت ڈر
آ کر لیں دلوں کے فاصلے مختصر

......☆......

نہ کوئی کاروبار نہ ہی کام ہے
زندگی میں سکون نہ آرام ہے

سب بھلے دنوں کے ساتھی ہیں
اب کڑا وقت ہے اورگردش ایام ہے

اس زندگی کو کیسے زندگی کہہ دوں
یہ زندگی ہے یا غموں کی شام ہے

تم سب سے بہت سیکھنے کو ملا
جیو اور جینے دو یہی میرا پیغام ہے

آپ کی محفل میں بے حد پیار ملا
سب دوستوں کو میرا آخری سلام ہے

......☆......

جب سے لگی ہے دل کی لگن
بڑھتی ہی جارہی ہے ہر الجھن

جانے کہاں چل دیئے سارے سجن
یہاں تو نظر آتے سبھی دشمن

ہر سمت دیرانی ہی ویرانی ہے
سنسان پڑی ہے دل کی انجمن

سبھی پھول کلیاں مر جا گئے
کوئی نہیں سجاتا دل کا گلشن

نہ جانے کب آئے گا وہ گلبدن
جس کے انتظار میں ہے چمن

......☆......

اوہ جانے والے پلٹ کر ایک بار دیکھنا
زمیں پہ پاؤں رکھنے سے قبل خار دیکھنا

حسیں صورت دیکھتے ہوش نہ کھو دینا
پہلے اس کی سیرت اور کردار دیکھنا

سیکھنے کے لیے تجربات ضرور ہیں
تم کسی سے کر کے آنکھیں چار دیکھنا

ایک بار کسی سے جی بھر کر محبت کرنا
کیسے آتا ہے شخصیت میں نکھار دیکھنا

ہم دنیا میں رہیں یا اس جہاں سے گزر جائیں
میری دعا ہے تم زندگی کی ہر بہار دیکھنا

......☆......

میرے دل کا کوئی بھی نگراں نہیں ہے
اسی لیے زندگی میں سکوں نہیں ہے

جس دن سے کسی یار نے میرا دل توڑا
اس دن سے محبت کا جنوں نہیں ہے

ان لوگوں سے پیار کرنے سے کیا حاصل
جن کی زندگی کا قائدہ قانون نہیں ہے

تیرا نام سن کر اب میرا دل نہیں دھڑکتا
یوں لگتا ہے اس میں اب خوں نہیں ہے

دکھی لوگوں کے جو سب درد دور کر دے
اصغر میاں ایسا کوئی مسیحا یہاں نہیں ہے

......☆......

محبت میں ایسی چوٹ کھائی ہوئی ہے
غم ساتھی ہیں خوشی پرائی ہوئی ہے

سوچتے ہیں کہ اب ہم کدھر جائیں گے
کسی اور دل میں نہ جگہ بنائی ہوئی ہے

نہ کوئی میت ہے نہ کسی سے پریت ہے
میرے گھر پہ اداسی چھائی ہوئی ہے

رات دن اس کی یاد میں روتے روتے
ختم میری آنکھوں کی بینائی ہوئی ہے

زندگی میں آج صرف تمہاری کمی ہے
ورنہ کب کی جان لبوں پہ آئی ہوئی ہے

......☆......

وہ جو اس کی بڑی مشکبار ہیں آنکھیں
لڑتی رہتی مجھ سے بار بار ہیں آنکھیں

کوئی ان سے میری صورت نہ چرالے
شب بھر رہتی وہ بیدار ہیں آنکھیں

ان مخمور آنکھوں میں کجلے کی دھار
دکھتی مجھے صورت تلوار ہیں آنکھیں

جو ٹھنڈک ہوا کرتی تھیں آنکھوں کی
سنا ہے ہجر میں رہتی اشکبار ہیں آنکھیں

جب کبھی ان سے میرا سامنا ہوتا ہے
میری سمت دیکھتی بے اختیار ہیں آنکھیں

اے دوست ہو سکے تو ان کا بیمہ کر ا لینا
میری نظر میں بڑی شاندار ہیں آنکھیں

......☆......

وہ کہتی ہے تیرے پیار میں سچائی نہیں ہے
اس نے دیکھی میری چاہ کی گہرائی نہیں ہے

وہ لوگ محبت کی حقیقت جھٹلاتے رہتے ہیں
جنہوں نے الفت میں قسمت آزمائی نہیں ہے

ہماری حسرتیں ابھی بال کھولے بیٹھی ہیں
ہمارے مقدر میں کسی کی آشنائی نہیں ہے

ہمیں کوئی محبت بھرا پیغام بھیجے تو سہی
ہم نے کسی کی چاہت کبھی ٹھکرائی نہیں ہے

اصغر عشق کی دنیا کے سارے بھید نہ کھول
بات جب تک منہ میں رہے پرائی نہیں ہے

......☆......

کل رات ہم نے ایک خواب دیکھا
اس میں آپ کا چہرہ جناب دیکھا

اس کے سامنے سب ماند لگتا ہے
ہم نے ایسا ایک مہتاب دیکھا

جس نے معشوق کے ناز اٹھائے
دنیا میں وہی بندہ کامیاب دیکھا

آپ پہ جو ہم مرے مٹے ہیں
نہ جانے کیا آپ میں جناب دیکھا

حضور سے محبت کرنے کے بعد
اپنی زندگی میں انقلاب دیکھا

......☆......

ملا کر مجھ سے آنکھیں اس نے یہ اشاد کیا
جا خوشی منا ہم نے آنکھوں میں تجھے آباد کیا

کہا زندگی بھر وہ انساں نہ کبھی سنبھل سکا
سارے حسینوں نے مل کر جسے برباد کیا

زلف کے اسیر کی جیتے جی رہائی نہ ہوئی
موت نے اس مرض سے اسے آزاد کیا

آخری وقت بھی عیادت کو کوئی نہ آیا
نہ اسے ہچکی آئی نہ کسی نے یاد کیا

ہائے رے محبت تیرے در پہ جوآیا
تو نے اسی کو سدا برباد کیا

......☆......

ان آنکھوں کے سمندر میں جب منجدھار آتا ہے
اس گرداب سے نکل کر کوئی نہ پار آتا ہے

نوجوان دلوں کی دھڑکنیں تھمنے نہیں پاتیں
جب کالی گھٹا جیسی زلفیں سنوار آتا ہے

وہ ستمگر جس راہ سے بھی گزر جاتا ہے
دو چار گھائل ہوتے ہیں دو چار مار آتا ہے

جب کوئی حسیں صورت نظر آئے تو
پھر مجھے یاد اس کا لب و رخسار آتا ہے

اس ستمگر پر ادا ہی کچھ ایسی ہے
نہ چاہتے ہوئے بھی اس پہ پیار آتا ہے

......☆......

آنسوؤں سے تر رہتی ہیں وہ پیاری آنکھیں
جن کی راہ تکتی رہتی ہیں ہماری آنکھیں

نہ خود سوتی ہیں نہ ہمیں سونے دیتی ہیں
ہم سے لے جائے کوئی یہ ادھاری آنکھیں

ہمیں ایسی آنکھوں کی تلاش رہتی ہے
جو ہماری طرح ہوں نیند کی ماری آنکھیں

ان آنکھوں سے میرا بڑا پرانا بندھن ہے
مجھ سے کراتی ہیں شاعری آنکھیں

پیار کے نشے میں چور لگتی ہیں
اس کی وہ حسیں مشکباری آنکھیں

......☆......

کیا جو پہلی بار ان آنکھوں کا نظارہ
اس حادثے میں کھو گیا دل ہمارا

اب ہم لوگ ایسے کرتے ہیں گزارا
دور سے ہی انہیں کرتے ہیں اشارہ

دل وجگر سے ہاتھ دھونے پڑے
ظالم نے ایسا نظر کا تیر مارا

ان سے ہماری اتنی عرض ہے
ہو سکے تو لٹا دیں میرا دل بیچارہ

ہم تو جان بھی قربان کر دیں
جو ان آنکھوں کو دیکھیں دوبارہ

......☆......

مرنے کے بعد جو آنکھیں کھلی رہیں انتظار میں
چہرہ دیکھتے پلٹ گئے وہ سمجھے کہ ہوں بیدار میں

ہمیں اپنی قسمت کی بدقسمتی پہ رونا آیا دوستو
دنیا سے جاتے ہوئے بھی ان کا کر نہ سکا دیدار میں

دیکھنا وہ گھر جاتے ہوئے راستے سے پلٹ آئیں گے
آخر اتنی طاقت تو ہے اصغر غریب کے پیار میں

نہ جانے وہ کیوں پلٹ کر نہیں آئے
ان قدموں کی چاپ سننے کو ہوں بیقرار میں

کبھی تو انہیں میری حالت پہ رحم آئے گا
سدا کے لیے رہوں گا امیدوار میں

......☆......

یار سے دور رہ کر جینا بھی کوئی جینا ہے
درد سے بھرا دل زخموں سے بھرا سینہ ہے

ہمیں کسی ناصح نے یہ بات نہ بتائی تھی
یہی محبت کا مقدر ہے یہی جینے کا قرینہ ہے

نہ کھانا نہ سونا ساتھ عمر بھر کا رونا
محبت بھی سمجھو غموں کا خزینہ ہے

اک دن اسے بھی کنارا مل ہی جائے گا
گرداب میں بھی گرا جو اپنا سفینہ ہے

اصغر کو کوئی دشمن کیا مارے گا
میری محبوبہ اک قاتل حسینہ ہے

......☆......

دل کی ہر دھڑکن تیرا نام بول رہی ہے
میرے دل کے سارے بھید کھول رہی ہے

تجھ سے ملنے کو جی تو بہت چاہتا ہے
میری ہر حسرت بھی پرتول رہی ہے

جانے والے کب لوٹ کے آتے ہیں
کیوں نقش پا کی مٹی پھول رہی ہے

بیوفاؤں کو بھول جانا ہی اچھا ہے
انتظار میں کیوں موتی رول رہی ہے

کم ظرف لوگوں سے کچھ نہیں ملتا
اس کے سامنے کیوں پھیلا اپنی جھول رہی ہے

......☆......

میری ہر امنگ جواں ہے صاحب
مگر دل تھوڑا پریشان ہے صاحب

زندگی غم دوراں کے سوا کچھ نہیں
اس میں خوشی کہاں ہے صاحب

محبت تو صرف ایک سی کی ہے
مگر دشمن سارا جہاں ہے صاحب

یہ شعر و سخن میرا مشغلہ نہیں
یہ میرے درد کا درماں ہے صاحب

وہ جان بوجھ کے خبر نہیں لیتا
ورنہ حالت اس پہ عیاں ہے صاحب

......☆......

میری آنکھوں میں سراب نہیں رہے
تجھے پانے کے اب خواب نہیں رہے

جس دن سے چاند پہ تحقیق ہوئی
اس دن سے تم مہتاب نہیں رہے

جن کا تیری ذات ہی عنوان تھی
میری کتاب میں وہ باب نہیں رہے

تیرے جانے کے بعد وہ مرجھا گئے
دل کے غنچے شاداب نہیں رہے

اب اور جی کر کیا کرنا اصغر
جب دوست احباب نہیں رہے

......☆......

پھر ملیں گئے وہ بڑے پیار سے کہتا رہ گیا
میرے آنسو دیکھ کر وہ بھی روتا رہ گیا

اس کی سوچیں تنہا ہونے نہیں دیتیں
تین سال کی جدائی ہنستے سہہ گیا

میں جسے اک چٹان سمجھا تھا
غم میں کچے مکان جیسے ڈھ گیا

میں جب اس کا خط پڑھنے بیٹھا
اک جھرنا سا آنکھوں سے بہہ گیا

اس کی نظروں سے جب نظر ملی
میں ان آنکھوں کے جام پیتا رہ گیا

......☆......

ایک بار اس کو ایک نظر دیکھا
پھر وہی نظر آیا ہم نے جدھر دیکھا

بار بار میرا ضبط آزماتا رہتا ہے
شائد اس نے نہیں میرا صبر دیکھا

وہ لوگ ہمیں مدتوں یاد رکھتے ہیں
جنہوں نے ہمارا دل وجگر دیکھا

دیکھنا رب سے اسے مانگ لوں گا
تم نے میری دعا کا نہیں اثر دیکھا

وہ پگلی سب سے پوچھتی پھرتی ہے
بتاؤ اگر کسی نے پگلہ اصغر دیکھا

......☆......

میری شاعری سے یہ بات عیاں ہوتی ہے
ہر پڑھنے والے کے لیے اپنی داستاں ہوتی ہے

میرے سخن کا کوئی عنوان نہیں ہوتا لیکن
حقیقت افسانے کی صورت بیان ہوتی ہے

کسی سے محبت کرنا تو عام سی بات ہے
مگر یہ دوستی نبھانی بڑی گراں ہوتی ہے

چاہت ایسے لوگوں کے لیے آساں ہوتی ہے
جن پہ قسمت اور محبوبہ مہربان ہوتی ہے

جو کسی کے عشق میں دیوانے ہو جاتے ہیں
ان کی تمام عمر نذر غم دوجہاں ہوتی ہے

......☆......

اپنے دل تک مجھے ایسی رسائی دے
میں جدھر دیکھوں تو ہی دکھائی دے

میں تیری محبت کا قیدی ہوں جاناں
زندگی بھر نہ تو مجھ کو رہائی دے

سدا کے لیے میرے دل کی رانی بن جا
تو مجھے اپنی سلطنت کی شہنشائی دے

میں تیری ایک نظر کا محتاج ہوں جانم
کبھی حقیقت میں اپنی جلوہ نمائی دے

جس سے میرے چودہ طبق روشن ہو جائیں
اپنے پیار کی مجھے ایسی روشنائی دے

......☆......

تصور میں تو میرے سنگ رہتی ہے
تجھے ملنے کی امنگ رہتی ہے

سوچتا ہوں میں تجھے بھلا دوں
ہر روز خود سے جنگ رہتی ہے

ملنے کی آرزو محبت کے مزار پر
دن رات بن کر ملنگ رہتی ہے

دنیا کا مجھے کوئی فکر نہیں ہے
تو کیوں مجھ سے تنگ رہتی ہے

......☆......

آج میرے یار کا پیغام آیا ہے
بڑی دور سے میرے نام آیا ہے

من میں اک خلش سی تھی
خط پڑھ کر دل کو آرام آیا ہے

نامہ دیر سے آیا درست آیا
چلو انہیں یاد تو میرا نام آیا ہے

اسے پڑھ کر یوں لگتا ہے
میری وفاؤں کا انعام آیا ہے

خفیہ خط پہلے بھی آتے تھے
مگر یہ تو آج سر عام آیا ہے

اس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا
یہ رقیبوں کو جلانے کے کام آیا ہے

......☆......

یوں تو زندگی اندھیروں سے بھری ہے
فکر کیسی ساتھ تیرے پیار کی روشنی ہے

تجھ سے صرف محبت ہی تو مانگی تھی
جانے کیوں تو نے ہمیں وہ بھی نہ دی ہے

کل رات سے تیرے انتظار میں بیٹھے ہیں
ٹکٹکی باندھے ہوئے نظر در پہ لگی ہے

جیسے تو میرے ساتھ جچتی ہے جانم
ایسے شیریں فرہاد کی جوڑی نہ جمی ہے

میری تمام عمر تجھے پیار کرتے گزری
لگتا ہے من میں ابھی بھی تشنگی ہے

......☆......

زندگی پہ ایسی غم کی گھٹا چھائی ہے
میں ہوں تماشہ اور دنیا تماشا ہی ہے

گھر میں بھی تنہا بھیڑ میں بھی تنہا
اب میری ساتھی میری تنہائی ہے

جو میرا دشمن ہے ہر جائی ہے
میرا دل اسی ظالم کا تمنائی ہے

سبھی کہتے ہیں محبت زندگی ہے
مگر ہماری تو جان پہ بن آئی ہے

زندگی پھر کسی سے پیار نہ کریں گے
اس بات کی اصغر نے قسم کھائی ہے

......☆......

یہ دل نہیں مانتا اسے سمجھائیں کیسے
اس کی رضا بنا کسی کا پیار پائیں کیسے

جب اپنا ہی دل ہمارے بس میں نہیں
پھر کسی اور سے دل لگائیں کیسے

زمانہ روٹھا صنم روٹھا دل بھی روٹھا
سوچتے ہیں کہ انہیں منائیں کیسے

ہماری زندگی کو میں جس سے پیار ملا
ہم اس صنم کو بھول جائیں کیسے

جب سب سہارے چھوٹ گئے اصغر
ان سب کا کوئی نعم البدل لائیں کیسے

......☆......

جس کے دل میں ہے آشیاں میرا
اسی نے بسایا ہے جہاں میرا

میرا عشق ہے دل و جان میرا
پاک محبت ہے ایمان میرا

میں بھی کوئی تاج محل بناتا
مگر ایسا مقدر تھا کہاں میرا

جس کے دم سے سلامت تھی دنیا
وہی لوٹ کر لے گیا جہاں میرا

میں آنکھوں سے اظہار کرتا ہوں
اس کی محبت میں پیار ہے بے زبان میرا

......☆......

ہمارے پیار کی دھوم سر عام ہو رہی ہے
میرے ساتھ تو کیوں بد نام ہو رہی ہے

آنکھوں سے اتنی دور ہوتے ہوئے بھی
میرے تصور میں وہ ہم کلام ہو رہی ہے

ان کی ذات کو کس بات کا غم ہو گا
راتوں کی نیند ہماری حرام ہو رہی ہے

نہ جانے اسے کسی کی نظر کھا گئی
جو ہماری ہر حسرت نا کام ہو رہی ہے

آ اصغر ہم اپنی آخری آرام گاہ کو چلیں
اب ہماری زندگی کی شام ہو رہی ہے

......☆......

محبوب کے دیس میں لے آیا ہے ولولہ دل کا
یہا سے جنازہ جائے گا یہ ہے فیصلہ دل کا

بڑے ارمان لیے چلے ہیں منزل کی سمت
کہیں راستے میں لٹ نہ جائے قافلہ دل کا

ہم تو اسے سدا مذاق ہی سمجھتے رہے
رفتہ رفتہ ہوتا گیا نازک معاملہ دل کا

نہ وہ یہاں آتے ہیں نہ ہم وہاں جاتے ہیں
کیسے وصل ہو گا اب یہ ہے مسئلہ دل کا

ان کی یاد میں تھوڑا رونا تھوڑا لکھنا
اب یہی بنتا جا رہا ہے مشغلہ دل کا

خدا کرے میرا دل سلامت لوٹ آئے
بڑا ای منہ زور میں سے ہے مقابلہ دل کا

......☆......

بڑی مشکل سے سچے یار ملتے ہیں
چاہ میں پھول کم زیادہ خار ملتے ہیں

اندھیری رات تنہا سفر منزل کی نہ خبر
سمندر میں بڑے منجھدار ملتے ہیں

جہاں بھی اپنے پیار کا پیغام بھیجا
وہ اور کی چاہ میں گرفتار ملتے ہیں

میرے دل پہ جب تحقیق ہوئی تو جانا
وہاں تیری رہائش کے آثار ملتے ہیں

حقیقت پہ فسانے کا گماں ہوتا ہے
میرے سخن میں ایسے کردار ملتے ہیں

اصغر جیسے ایسے بھی سر پھرے ہیں
جو تیری خاطر جان دینے کو تیار ملتے ہیں

......☆......

ہمارے لیے آپ کی محبت اتفاقی ہے
اور جو بھی ملے وہ سب اضافی ہے

ہاتھ میں تلوار لیے کیوں پھرتے ہو
ہمارے قتل کو ایک نگاہ کافی ہے

تمہاری نظر میں ہماری ہر بات گناہ
مگر تمہیں ہر بات کی معافی ہے

جس کی باتوں میں سچ نہ وزن
جھوٹ نہیں بولتے وہ سمجھاتی ہے

قریب ہوتے تو نہ جانے کیا حالت کرتے
اچھا ہے جو ہمارا ربط مواصلاتی ہے

......☆......

میں اپنی محبت کی یوں تکمیل کرتا ہوں
اپنا ہر شعر اس سے تشکیل کرتا ہوں

اس کا پیار میری زندگی کا حاصل ہے
اپنا یہ موقف کبھی نہ تبدیل کرتا ہوں

اس کی ذات جب میرا عنوان ہوتی ہے
پھر میں شاعری حسین وجمیل کرتا ہوں

میری بات کا جب وہ یقین نہیں کرتے
میں ان سے نظر ثانی کی اپیل کرتا ہوں

آخر انہیں میری ہر بات ماننی پڑتی ہے
میں پیش ایسی قوی دلیل کرتا ہوں

......☆......

کتنے پیارے تحفے تم نے جانم دیئے
کبھی دکھ کبھی درد کبھی زخم دیئے

میرے دل کی دیوار پہ وہ سب لکھا ہے
مجھے جو دھوکے تم نے صنم دیئے

کوئی سچا پیار کرنے والا ملا نہیں
میرے مولا نے مجھے کیسے کرم دیئے

ہماری چاہت کی بریانی کچی ہی رہی
ہم نے بار بار اسے دم پہ دم دیئے

تم سوچتے ہو تم نے بڑے غم دیئے
مگر میرے معیار سے بہت کم دیئے

......☆......

کبھی خود کو میرے پیار میں بھلا کر دیکھو
دشمنی اچھی نہیں مجھے دوست بنا کر دیکھو

تیری چاہ میں میری عمر روتے گزری
کبھی تو بھی میری جانب مسکرا کر دیکھ

مجھ پہ ظلم وستم کی بجلیاں گرانے والے
تو بھی کسی کے پیار میں غم کھا کر دیکھ

تیرے دل میں پھر بہاریں لوٹ آئیں گی
ایک بار تو مجھے وہاں بسا کر دیکھ

تیرے بن کیسے اصغر کی عید گزری
اپنے اس دیوانے کی حالت آ کر دیکھ

......☆......

تیرا ساتھ چھوڑوں گا نہ ڈر کر
اب تو یہ ساتھ چھوٹے گا مر کر

میرے بارے میں تو سوچا نہ کر
خود ہی سمٹ جاؤں گا بکھر کر

تو مجھے اپنے سامنے پائے گی
اپنے تیر کا نشانہ تو جدھر کر

انسان سچا عاشق بن جاتا ہے
عشق کی ہر منزل سے گزر کر

میں خوشیوں کے نگر چلا ہوں
جلد لوٹ آؤں گا جھولی بھر کر

تیرے ساتھ میں بھی رو نہ پڑوں
میرے سامنے آنکھوں کو نہ تر کر

......☆......

چاہت میں رنج وغم ہیں جدائی ہے
نیند بھی اپنی نہیں وہ پرائی ہے

جو کسی زلف کے اسیر ہوتے ہیں
ان کی ہوئی نہ کبھی رہائی ہے

جو شخص ہر پل خوش رہتا تھا
تیرے غم نے کیا حالت بنائی ہے

پیار کرنے والوں کو ملنے نہیں دیتی
ربا یہ کیسی تو نے دنیا بنائی ہے

دیوانے سے پاگل میرا نام ہو گیا
تیرے پیار میں یہ ترقی ہوئی ہے

......☆......

کیا بتائیں وہ میرا کتنا خیال رکھتے ہیں
ہر پل مجھے غم سے نڈھال رکھتے ہیں

عید کے دن ملنے کا وعدہ کر کے
عید آئے تو اگلے سال پہ ٹال رکھتے ہیں

ہمت نہیں ہوتی کسی اور سمت دیکھیں
وہ ایسا اپنی جانب مائل رکھتے ہیں

حوریں بھی گر دیکھیں تو رشک کریں
وہ کچھ ایسا حسن و جمال رکھتے ہیں

اور تو کسی بات کا ہمیں سلیقہ نہیں
محبوب کی ثناء کرنے میں کمال رکھتے ہیں

......☆......

بات بات جو تم سوال کرتے ہو
کیوں نہ وعدہ وصال کرتے ہو

سب تمہیں مسیحا کہتے ہیں
میرا کیوں نہ خیال کرتے ہو

سنا ہے تمہارے ہاتھ میں شفا ہے
میرا حال کیوں نہ بحال کرتے ہو

حقیقت میں تم کسی کو دیتے کچھ نہیں
صرف باتیں ہی بے مثال کرتے ہو

سادہ لوگوں کو لوٹنے کی خاطر
ہر روز تیار اک نیا جال کرتے ہو

......☆......

کاش ہماری بھی زندگی میں آئے کوئی
زیست کو جنت کا نمونہ بنائے کوئی

جسے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں
شائد ان آنکھوں میں ایسا سمائے کوئی

میرے ساتھ دل بھی بکنے کو تیار ہے
بن مول ہمیں آ کر لے جائے کوئی

بڑے بیباک ہیں حسیں آج کل کے
کیا جو ہمیں دیکھ کر شرمائے کوئی

میرے دل میں جو پیار کی آگ ہے
جلد آ کر اس پہ قابو پائے کوئی

......☆......

جو متلاشی تھا پھولوں کا
اسے ملا ساتھ کانٹوں کا

جھوٹ کو سچ نہیں کہتا
بڑا پکا ہوں اصولوں کا

کانٹوں سے دوستی ہے
خوف نہیں ہے ببولوں کا

کسی بات سے نہ گھبرانا تم
اللہ صبر آزماتا ہے انسانوں کا

ہر اچھی بات صلہ دے گا
جو مالک ہے سب جہانوں کا

......☆......

میری آرزوؤں کو تم کبھی شہید نہ کرنا
اس بار مجھ سے دور رہ کر عید نہ کرنا

جسے تم چاہتے ہوئے بھی نبھا نہ سکو
مجھ سے کوئی ایسا وعدہ وعید نہ کرنا

حسیں لوگ بڑے جلد تنگ آجاتے ہیں
بار بار کسی باتے کی تاکید نہ کرنا

تمہیں اگر فرصت ملے تو چلے آنا
مگر ہمارے آنے کی تم امید نہ کرنا

میری تصویر دیکھ کر عید منا لینا
بیشک چاند کی تم دید نہ کرنا

......☆......

ایک ملاقات جو ہو جائے آج کی شام
پھر ہمارے دل کو بھی آجائے ذرا آرام

جس دن سے تم پردیس گئے ہو
نہ خط نہ فون پہ دعا و سلام

اک بار جو ہو جائے تیری آمد
پھر چمک اٹھیں ہمارے در و بام

ہیرے موتی نہیں مانگتا تم سے
میں چاہتا ہوں اپنے پیار کا انعام

دل میں یہ ڈر بھی رہتا ہے
سر لگے نہ کوئی نیا الزام

......☆......

تصور میں جس سے گفتگو رہتی ہے
اس کا پیار پانے کی آرزو رہتی ہے

مجھے اکیلے پن کا احساس نہیں ہوتا
وہ ہر گھڑی میرے چار سو رہتی ہے

اس کی جدائی میں خون کے آنسو پیتا ہوں
کئی دنوں سے آنکھ بھی لہو لہو رہتی ہے

میں جب کبھی اس سے بات کر لیتا ہوں
سانسوں میں کئی دن خوشبو رہتی ہے

اب کی بار جب ملے گی تو پوچھوں گا
اصغر کو تنہا چھوڑ کر کہاں تو رہتی ہے

......☆......

ہم سادہ دل لوگ دامن میں گل تر رکھتے ہیں
مگر کئی لوگ آستینوں میں خنجر رکھتے ہیں

یہ چاند جیسے پیارے مسکراتے چہرے
سب کے لیے نفرت اپنے اندر رکھتے ہیں

ہم جیسے فقیروں کا کبھی دل نہ توڑنا
یہ لوگ دعاؤں میں بڑا اثر رکھتے ہیں

ہمارا کون ہمدرد ہے کون سر درد ہے
اس بات کی اب ہم خبر رکھتے ہیں

لوگ آتے رہے دل توڑ کر جاتے رہے
اب سات پردوں میں چھپا کر رکھتے ہیں

……☆……

کون کہتا ہے کے محبت کرنا حماقت ہے
یہ تو دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے

میں کیسے اسے اپنی زندگی کہہ دوں
وہ بھی اس مولا کی امانت ہے

ہمیں جو تم نے پیار کے قابل سمجھا
ہمارے لیے یہ بھی ایک کرامت ہے

دیکھنا ایک دن وہاں میرا قبضہ ہوگا
تیرے دل کی جو چھوٹی سی ریاست ہے

میرا من جیتنے کی تم کوشش نہ کرنا
یہاں پہلے ہی تمہاری حکومت ہے

......☆......

کتنا خوبصورت تھا اس کا حسیں چہرہ
جسے آج تک بھلا نہیں پایا دل میرا

جب سے وہ میرے دل سے دور گئے
اس دن سے یہاں غموں کا ہے ڈیرہ

دل کی تزئین و آرائش کرنی پڑے گی
پھر شائد وہ میری جانب پائیں پھیرا

اس کی سوچوں میں ڈوبا رہتا ہوں
پتہ نہیں چلتا یہ شام ہے یا سویرا

اب آنے میں مزید دیر نہ کرو جاناں
کہیں دنیا سے گزر نہ جائے دیوانہ تیرا

......☆......

مجھے غرور رہتا ہے تیری آشنائی کا
مگر ساتھ غم بھی ہے تیری جدائی کا

بھیڑ میں اکیلے پن کا احساس ہوتا ہے
تیرے بن یہ حال ہے میری تنہائی کا

تمہی نے ہماری کوئی خبر نہ لی جانم
ورنہ ہمیں دعویٰ تھا تیری دل ربائی کا

اپنے پیار کی قید سے تم آزاد نہ کرنا
میرا بھی ارادہ نہیں ہے رہائی کا

ہمیں کیوں طعنہ دیتے ہو بیوفائی کا
جب تم خود سامنا نہیں کرتے سچائی کا

......☆......

میری آنکھوں میں جب اس نے ڈالی آنکھیں
مجھے لگیں وہ ۳۸ بور کی گولی آنکھیں

اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ اور ہیں
یوں نظر آتی ہیں جیسے کے جعلی آنکھیں

میری زبان میں عجیب لکنت سی ہونے لگی
مجھے دیکھ کر جب اس نے نکالی آنکھیں

انہیں دیکھتے مجھ پہ مستی چھا جاتی ہے
سارا دن یہ کرتی رہتی ہیں قوالی آنکھیں

جن میں مچھلیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا
بازار سے مل جاتی ہیں ایسی بنگالی آنکھیں

ہماری ویب کے سبھی قارئین کو بتا دیجیئے
اس عمر میں آپ نے کیسے سنبھالی آنکھیں

......☆......

جسے دل نے چاہا اسی کی چاہ نہیں ملی
اور سب ملا کسی دل کی راہ نہیں ملی

اتنا مرض بڑھا دیا میرے مسیحا نے
جس کی ابھی تک کوئی دوا نہیں ملی

سب دلوں پہ دستک دے کر دیکھ لیا
کسی دل میں مجھے جگہ نہیں ملی

ہمارے پاؤں میں زنجیر ہاتھ میں ہتھکڑی
جو اصل مجرم تھے انہیں سزا نہیں ملی

آج بھی اصغر کو اس یار کی تلاش ہے
جس سے کسی کی کوئی ادا نہیں ملی

......☆......

کچھ اس طرح ادا حق عبادت کرتا ہوں
ہر روز ایک چہرے کی زیارت کرتا ہوں

اس کی باتوں کو سمجھنے کی خاطر
میں ان کی بار بار تلاوت کرتا ہوں

جب کوئی نہیں آتا میرا حال پوچھنے
میں خود ہی اپنی عیادت کرتا ہوں

جسے آندھیاں طوفان نہ گرا سکیں
تعمیر ایسی پیار کی عمارت کرتا ہوں

اس کا نتیجہ میری ہلاکت ہی ہو گا
جو دشمن جانی سے محبت کرتا ہوں

......☆......

عشق کرنے کا اس طرح حق ادا کر رہا ہوں
یار کی ہستی میں اپنے آپ کو فنا کر رہا ہوں

بھری دنیا میں میرا بھی کوئی ساتھی ہو گا
کہاں ہوا بھی جاؤ مدت سے یہ صدا کر رہا ہوں

محبوب کی محبت ہی میری بندگی ہے
یار کا پیار پا کر شکر کا سجدا ادا کر رہا ہوں

اب وہ میرے سامنے میں اس کے روبرو
بڑے پیار سے میں اس کی ثناء کر رہا ہوں

شیخ صاحب کہیں کوئی فتویٰ نہ لگا دیں
کہ میں دیوانگی میں یہ کیا کر رہا ہوں

......☆......

ہر کام سیدھا سادہ ہے اپنا
آپ کو پانے کا ارادہ ہے اپنا

ہم اسے سہ نہیں سکتے
کچھ اتنا غم زیادہ ہے اپنا

جب تم سے پیار کیا تھا
سوچا نہ کتنا فائدہ ہے اپنا

تیرے دل میں پیار جگانا ہے
تم سے یہ وعدہ ہے اپنا

میرے اشعار پڑھنے والا بور نہیں ہوتا
سارا کلام ہی سیدھا سادہ ہے اپنا

......☆......

میری یاد میں وہ سسکتی تو ہو گی
سب سے چھپ کر آہیں بھرتی تو ہو گی

ادھر میں اس کی یاد میں بیقرار ہوں
ادھر وہ اسی طرح تڑپتی تو ہوگی

دن سہیلیوں کے ساتھ گزرتا ہو گا
رات کو ہجر کی آگ میں جلتی تو ہو گی

عید کے دن گھر کی بام پہ جا کر
بار بار وہ میری راہ تکتی تو ہو گی

وہ باتیں جو فون پہ ہوتی تھیں
انہیں یاد کر کے ہنستی تو ہو گی

جس میں اتنی خوبیاں ہیں اصغر
دھڑکن بن کر دل میں دھڑکتی تو ہو گی

......☆......

ہم ایک ایسے ستم گر پہ مرتے ہیں
جو جان کر ہمیں نظر انداز کرتے ہیں

اس گھڑی سینے پہ خنجر چلتے ہیں
جب وہ ہمارے قریب سے گزرتے ہیں

انہیں ایک نظر دیکھنے کی خاطر
ان کے گھر کے سامنے بیٹھا کرتے ہیں

مجھے دیکھ کر جب مسکراتے ہیں
ہم دنیا کے سارے غم بھول جاتے ہیں

ان کی ایک جھلک پا کر ہم کہتے ہیں
اصغر ایسے موقعے بار بار کب آتے ہیں

......☆......

اسے دیکھ کر بری طرح مچلتا ہے دل
بڑی مشکل سے پھر سنبھلتا ہے دل

فقط صرف اسی کا ہو کر رہ گیا ہے
کسی اور کو دیکھ کر نہ دھڑکتا ہے دل

آج کوئی بھی اسے آکر لے جائے
بغیر قیمت کے تو بڑا سستا ہے دل

اس کی جدائی میں جب روتا ہوں
میری حالت دیکھ کر ہنستا ہے دل

کہیں میرے دل پہ ان کا اٹیک نہ ہو
اب جو ہر گھڑی خاموش رہتا ہے دل

......☆......

دل میں ارمانوں کا ایک سیلاب ہے
کسی کا پیار پانے کا میرا خوب ہے

میرا معصوم دل جس پہ فدا ہے
اس کی ہر ایک ادا لاجواب ہے

اس کا نام وہاں پہ لکھ دیا ہے
دل میں جو عشق کی کتاب ہے

اس کے نام کی مالا جپتے رہنا
اب اپنی زندگی کا یہ نصاب ہے

اس کی کسی بات کا نہ جواب ہے
جسے ملنے کو میرا دل بیتاب ہے

......☆......

آنکھوں کو کوئی اچھا سا خواب دے دو
کچھ نہیں دے سکتے تو جواب دے دو

میرا خط کتنی بار آنکھوں سے چومتے ہو
مجھے اس بات کا ذرا احساب دے دو

جسے عمر بھر سینے سے لگا کر رکھیں
اپنی چاہت کا ایسا تحفہ نایاب دے دو

ہم اسے بڑا سنبھال کر رکھیں گئے
ہمیں ایک بار دل اپنا جناب دے دو

جس میں ہماری محبت کا انجام لکھا ہے
اصغر کو آج اپنی وہ کتاب دے دو

......☆......

جس دن ہم کریں گے دیدار یار
زندگی بن جائے گی برگ و بہار

ٹوٹے ہوئے ہیں دل کے تار
پھر بھی جی رہا ہوں تیرے بغیر

اگر آپ بھی ہم سے روٹھ گے
ہم کسے سنائیں گے حال زار

یار کے گیسوئیں ایسے مشکبار
ان کے سامنے عطر بھی ہے بیکار

تیری دید کی پیاسی ہیں آنکھیں
اپنے یار اصغر کو تو پیاسا نہ مار

......☆......

یہ زمیں اپنی ہے آسماں اپنا
یہ دنیا اپنی ہے یہ جہاں اپنا

ہمارے پاس بہت بڑا خزانہ ہے
غم دوراں اپنا غم دوجہاں اپنا

یوں تو کسی بات کی کمی نہیں
مگر یہاں کوئی نہیں مہرباں اپنا

آج وہاں ویرانی چھائی ہے
جہاں ہوتا تھا کبھی گلستان اپنا

صحرا میں بھٹکتے پھرتے ہیں
ہمیں تنہا چھوڑ گیا کارواں اپنا

......☆......

دکھ سکھ بانٹنے کے لیے ایک ملاقات بہت ہے
میرے ساتھ کچھ دیر اور ٹھہرو ابھی رات بہت ہے

خوشی کے مارے کہیں میرا دم نہ نکل جائے
تمہیں پیار کرنے کے لیے ایک ساعت بہت ہے

جو موم کی صورت بڑا ملائم نظر آتا ہے
اندر سے وہ پتھر کی طرح سخت بہت ہے

اپنے دل کا راز وہ کبھی زباں پہ نہیں لاتا
لوگ کہتے ہیں اسے مجھ سے محبت بہت ہے

کس کی زندگی کتنی ہے کوئی نہیں جانتا
تم یہ کبھی نہ کہنا کے ابھی حیات بہت ہے

......☆......

یہ کام میرا ایک یار کر گیا ہے
میری زندگی پر بہار کر گیا ہے

یہ میرا دل بہلائے رکھتی ہیں
مسرتوں کی بھر مار کر گیا ہے

میری خاطر زندگی برباد کر کہ
وہ میرا جیون سنوار کر گیا ہے

جانے اسے کیسے چکا پاؤں گا
میرے سر جو وہ ادھار کر گیا ہے

میری کچھ ایسی تربیت کی اس نے
غموں سے لڑنے کے لیے تیار کر گیا ہے

......☆......

کیا پوچھتے ہو برا حال ہے ہمارا
کسی کو نہ یہاں خیال ہے ہمارا

وہ چہرے کا تبسم دیکھتے ہیں
انہیں کیا خبر جینا محال ہے ہمارا

جو دکھ کے سوا کچھ نہیں دیتے
ان سے بھی ربط بحال ہے ہمارا

بلا کو کہنے والے یہ نہیں جانتے
پیار بھی بڑا بے مثال ہے ہمارا

خوشی کے سوا ہمیں سب ملا
یوں لگتا ہے یہ سال ہے ہمارا

......☆......

تیرے پیار کا پیاسا تن من ہے میرا
تجھ سے محبت کرنا پاگل پن ہے میرا

اس میں تجھے اپنا عکس نظر آئے گا
میرا دل کچھ ایسا درپن ہے میرا

مجھے تیرا حسن دیکھنے نہیں دیتا
تیرا ریشمی دوپٹہ دشمن ہے میرا

عید کے دن میں تم سے گلے ملا تھا
ابھی خوشبو سے معطر بدن ہے میرا

میرا من پیاسا من گلشن ہے تیرا
آج سے صرف تو باغبان ہے میرا

میرا دل تب تک کوئی چرا نہیں سکتا
جب تک تجھ جیسا پاسبان ہے میرا

......☆......

ہم نے جینا سیکھا ہے انا کو مار کر
جی رہے ہیں کسی پہ دل کو ہار کر

اے دوست میری خطائیں درگزر کرنا
انہیں دھرا کر مجھے نہ شرمسار کر

خوشیاں تیرے قدموں میں بچھا دوں
ایک بار تو میری بات کا اعتبا کر

میرا دعویٰ ہے تم لوٹ کر نہ جاؤ گے
دیکھ لو میرے ساتھ کچھ پل گزار کر

اپنے محبوب اصغر کو قریب پاؤ گے
ایک بار تو دیکھ لو مجھے پکار کر

......☆......

جن لوگوں کے یارانے بہت ہوتے ہیں
ان کی محبت کے فسانے بہت ہوتے ہیں

یوں تو ساری دنیا ہی اپنی لگتی ہے
مگر اپنوں میں بیگانے بہت ہوتے ہیں

دیوانوں کی بزم میں آکر تو دیکھو
ایسے لوگوں میں سیانے بہت ہوتے ہیں

ہر کسی کو اپنا خیر خواہ مانتے ہیں
دنیا میں ایسے انجانے بہت ہوتے ہیں

میں جب بھی دعوت نامہ بھجواتا ہوں
اس کے پاس بہانے بہت ہوتے ہیں

......☆......

جس کسی کو بھی ہم نے دل دیا ہے
اسی نے اس کا خون کیا ہے

اس دنیا میں جیسے ہم جی رہے ہیں
اس طرح تو یہاں کوئی نہ جیا ہے

ہمارے دل میں گلے ہیں شکائیتیں ہیں
اپنے ہونٹوں کو پھر بھی ہم نے سیا ہے

اس دن سے زندگی اک وبال بنی ہے
جس دن سے تیری جدائی کا زہر پیا ہے

اے دوست میرا تجھ سے اتنا سوال ہے
تو نے اصغر کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے

......☆......

انہیں تو اس بات کی خوشی ہے
وہ اکیلے نہیں اصغر بھی دکھی ہے

ہمیں کسی اور بات کا غم نہیں جاناں
زندگی میں صرف تمہاری کمی ہے

اپنے غموں سے تم کبھی نہ گھبرانا
تمہارے سات میرے پیار کی شکتی ہے

تیری محبت کے سوا اور بھی غم ہیں
نہ لبوں پہ شکایت نہ آنکھ میں نمی ہے

دل کی حویلی میں جس دن سے بسے ہو
اس دن یہاں روشنی کی کوئی نہ کمی ہے

......☆......

زندگی کے راستے کب آساں ہوتے ہیں
یہاں قدم قدم پہ امتحان ہوتے ہیں

ان کی ساری الجھنیں سلجھ جاتی ہیں
جن لوگوں کے جذبے جواں ہوتے ہیں

وہ خوش نصیب مبارک باد کے حقدار ہیں
دنیا میں پورے جن کے ارماں ہوتے ہیں

دنیا میں ایسے بہت کم لوگ ہوتے ہیں
مقدر کے ستارے جن پہ مہرباں ہوتے ہیں

دیکھنا کسی پہ اندھا وشواس نہ کرنا
یہاں کئی لوگ بڑے بے ایماں ہوتے ہیں

......☆......

دنیا کی نظروں میں بڑا گناہگار ہوں
خطا ہے یہ کے بندہ خوددار ہوں

میں اس بات کا سزاوار ہوں
کسی کی محبت میں گرفتار ہوں

یہ دنیا تو ہے اک کھیل تماشہ
جس کا میں ایک کردار ہوں

میں ہر کسی سے پیار کرتا ہوں
فقط اس بات کا سزوار ہوں

محبت کی پارٹی کا نمائندہ ہوں
مگر عشق کرنے والوں کا بھی تابعدار ہوں

……☆……

مجھے جب بھی خیال یار آیا
میرے بیقرار دل کو قرار آیا

راب بھر کوئی یاد کرتا رہا
کبھی ہچکی کبھی بخار آیا

میں نے ہر بار اسے یاد کیا
جب بھی موسم بہار آیا

مجھ سے روٹھ کر ایسا گیا
پلٹ کر نہ وہ گلزار آیا

میری زندگی کے سمندر میں
کبھی بھنور کبھی منجھدار آیا

جو لوگ خود اپنی نظروں میں گر جائیں
میں انہیں کبھی نہ رسوا وذلیل کرتا ہوں

......☆......

ہم کتنے خوش نصیب ہیں
جو آپ دل کے قریب ہیں

جو ہمارے پیارے حبیب ہیں
اب وہی ہمارے رقیب ہیں

دشمن سے پیار کرتے ہیں
ہم آدمی بڑے عجیب ہیں

درد کی دوا کیوں نہیں دیتے
آپ کیسے میرے طبیب ہیں

جو فسانے کو حقیقت بنا دیں
وہ کچھ ایسے آدیب ہیں

......☆......

تصور میں جب یار پرانے آتے ہیں
مجھے یاد وہ بیتے زمانے آتے ہیں

ہماری زندگی میں جو بھی آتے ہیں
وہی ہم پہ ستم ڈھانے آتے ہیں

میرے ہمسفر بھی وقت کی طرح ہیں
جنہیں ہر طرح کے روپ بدلنے آتے ہیں

انہیں علم ہے کہ انہیں کتنا چاہتے ہیں
وہ پھر بھی ہمارا پیار آزمانے آتے ہیں

اس پل کوئی بھی خبر لینے نہیں آتا
انسان پہ جب کڑے زمانے آتے ہیں

......☆......

اگر ہو سکے تو یہ کام کر دہ
اپنے سب غم میرے نام کردو

سدا کے لیے میرے ہو جاؤ
ختم غموں کی شام کر دو

جہاں حال دل سنا سکوں
ایسی محفل کا اہتمام کر دو

اگر تم میرے نہیں ہو سکتے
ا آ کر اس افسانے کا انجام کر دو

آؤ بس جاؤ میرے گھر میں
روشن اس کے درو بام کر دو

......☆......

ابھی تک پوچھا نہیں ہے فیصلہ دل کا
انجانے میں کر بیٹھا ہوں تبادلہ دل کا

ہر کسی کو اپنا سمجھنے لگتا ہے
میرے لیے ہے مسئلہ دل کا

جب گھرا ہوتا ہوں نشیب وفراز میں
کوئی آ کر بڑھا دیتا ہے حوصلہ دل کا

میرے دل کا صحرا سنسان پڑا رہتا ہے
ادھر سے گزرتا نہیں کوئی قافلہ دل کا

وہ پل بھر میں میرا دل توڑ دیتے ہیں
یہ نہیں جانتے کتنا نازک ہے معاملہ دل کا

توں مجھ میں کھو جائے میں تجھ میں
آ ہم دونوں دور کر لیں یہ فاصلہ دل کا

رات بھر یہ چین سے سونے نہیں دیتا
چارہ گر کود کھانا پڑے گا یہ آبلہ دل کا

……☆……

ہم سادہ دل لوگ اظہار کرنا نہیں جانتے
اور وہ آنکھوں کی زباں پڑھنا نہیں جانتے

ہر کسی کی اندھی تقلید کرتے ہیں
ہم لوگ کسی کو پرکھنا نہیں جانتے

دلوں کا تہہ دل سے احترام کرتے ہیں
کسی دل کو ہم کھلونا نہیں جانتے

جب سے مصنوعی زیور کا رواج عام ہوا
ہر چمکنے والی شے کو سونا نہیں جانتے

اپنے محبوب سے ہمارا ربط مواصلاتی ہے
کیسے ملنے جائیں اس کا ٹھکانہ نہیں جانتے

......☆......

محبت کیسے ہوتی ہے کوئی بتا دے آ کر
ہمارے دل میں بھی پیار اپنا بسا دے آ کر

اگر ہم اس کی چاہت کے قابل نہیں ہیں
کوئی دل میں جگہ بنانے کا راز بنا دے آ کر

جو میں اس کے میعار پہ پورا نا اتروں
پھر اس سے کہو کے مجھے مٹا دے آ کر

اگر اپنے پیار کی بھیک نہیں دینی
تو مجھے اپنے در سے اٹھا دے آ کر

میں نے اسے پیار کرنے کا جرم کیا ہے
کوئی اسے کہے کہ مجھے سزا دے آ کر

......☆......

جو لوگ ہمارے دل کو بھاتے ہیں
انہیں ہم آنکھوں میں بساتے ہیں

کچھ تو ایسے لوگ چلے آتے ہیں
جو پہلی ہی نظر میں گر جاتے ہیں

کئی ایسے بھی گھس آتے ہیں
جو چشمے کی طرح اتر جاتے ہیں

جو آنکھوں و دل کو پیارے لگتے ہیں
انہیں اپنے من میں بساتے ہیں

جنہیں میری مہمان نوازی پسند ہے
وہ نئے سال میں ملنے چلے آتے ہیں

......☆......

وہ جب ہم سے آنکھیں ملا لیتے ہیں
ان سے سبھی خواب چرا لیتے ہیں

وہ جب ہماری آنکھوں کو چومتے ہیں
خوشی کے مارے ہم نیر بہا دیتے ہیں

ہر رات کو میرے خوابوں میں آ کر
مجھے ان کی تعبیر بتا دیتے ہیں

بڑے ہوشیار ہیں حسیں لوگ
آنکھیں ملا کر دیوانہ بنا دیتے ہیں

میں جب ان آنکھوں میں جھانکوں
وہ میرے خوابوں کی تعبیر بتا دیتے ہیں

......☆......

جب سے آنکھوں کے ہیرے موتی رولنے لگا ہوں
تب سے میں بھی آنکھوں کی بولی بولنے لگا ہوں

اس دن سے میرے جینے کا انداز کچھ ایسا بدلا
جس دن سے دل کے جذبات کاغذ پہ لانے لگا ہوں

ان جھیل جیسی آنکھوں میں کھونے کے بعد
کئی سالوں سے نہ میں کسی ٹھکانے لگا ہوں

ساون کی پہلی جھڑی کو برستے دیکھ کر
میں بھی اشکوں کی برسات برسانے لگا ہوں

زندگی بھر ٹھوکریں کھانے کے بعد
بڑی مشکل سے میں سنبھلنے لگا ہوں

......☆......

تیری پیاری سی مخمور آنکھیں
لگتی ہیں نشے سے چور آنکھیں

مجھے دیکھنا انہیں گوارہ نہیں
لگتی ہیں بڑی مغرور آنکھیں

آنکھوں کے لیے حسیں منظر
دل کے لیے ہیں سرور آنکھیں

بیشک مجھ سے انہیں پھیر لو
مگر مجھ سے نہ کرنا دور آنکھیں

میری طرح وہ بھی گمنام تھیں
آخر اصغر نے کر دیں مشہور آنکھیں

......☆......

ایسا حسیں منظر میں نے وہاں دیکھا
اس کی آنکھوں میں سارا جہاں دیکھا

ان آنکھوں میں ایسا گلستان دیکھا
جہاں اپنی ہر حسرت کو جواں دیکھا

ہمارا دل تو اسی میں کھو کر رہ گیا
وہاں جو محبت کا آتش فشاں دیکھا

اسے میری محبت کا کیسے یقیں آئے
اس نے چاک کر کے میرا سینہ کہاں دیکھا

.....☆......

آج کل ہم آئینہ کب دیکھتے ہیں
ان آنکھوں سے سب دیکھتے ہیں

ہمیں وہاں اپنی صورت نظر آتی ہے
ان کی آنکھوں میں جب دیکھتے ہیں

ان آنکھوں کا جب پیار سے بوسہ لیتے ہیں
کہتے ہیں ایسا مت کر سب دیکھتے ہیں

ہمارا عشق ابھی انتہا کو نہیں پہنچا
ابھی ان آنکھوں میں نہ رب دیکھتے ہیں

ان کی آنکھوں میں جھانکنے کی دیر ہے
پھر تو اصغر دن میں شب دیکھتے ہیں

......☆......

کسی سے یوں قسمت کے ستارے ملے ہیں
ہم بے سہاروں کو بھی سہارے ملے ہیں

جن کی راہوں میں پھول بچھاتے رہے
انہی لوگوں سے ہمیں شرارے ملے ہیں

دوستی ہو یا محبت یا کاروبارِ دنیا
ہمیں تو ہر کام میں خسارے ملے ہیں

ساحل کے قریب آ کر ڈوبی ہے کشتی
بڑی جدوجہد کے بعد کنارے ملے ہیں

یہ بات بڑی عجیب سی لگتی ہے
جو ہم دونوں درد کے مارے ملے ہیں

......☆......

بندے بڑے دنیا دار ہیں ہم
سب کے غم خوار ہیں ہم

تیرے محبت کو دھرم جانا
اس بات کے گناہگار ہیں ہم

تمہیں خود سے زیادہ چاہا ہے
اس گستاخی کی سزاوار ہیں ہم

ایک پل کا ملنا کوئی ملنا ہے
تم سے ملنے کے طلبگار ہیں ہم

ہمارا سر کٹ تو سکتا ہے جھکتا نہیں
یاد رکھنا آدمی بڑے خود دار ہیں ہم

……☆……

اجلے تن والا من کو صاف نہیں کرتا
یہاں کوئی کسی سے انصاف نہیں کرتا

جو انسان کے جذبات سے کھیلتے ہیں
قانون قدرت انہیں معاف نہیں کرتا

یہاں سچ کی پذیرائی کم ہوتی ہے
اب میں کسی سے اختلاف نہیں کرتا

لوگ شائد مجھے جھوٹا سمجھیں
میں بیاں یار کے اوصاف نہیں کرتا

میرے بارے میں لوگ بہت کچھ کہتے ہیں
میں بات کسی کے خلاف نہیں کرتا

......☆......

تم جو ساتھ ہو تو کتنا خوبصورت سفر ہے
اک تیرے دم سے کتنا حسیں یہ منظر ہے

تیری چاہت کی گہرائی میں ایسا ڈوبا ہوں
اس دنیا و جہاں کی کوئی نہ خبر ہے

تم بھی اس میں غوطہ لگا کر تو دیکھو
میرے دل میں جو پیار بھرا سمندر ہے

اس کی باتوں میں مٹھاس نہیں ہوتی
صفائی نہ جن کے من کے اندر ہے

جس میں کسی کا بسیرا نہیں ہے
وہ دل نہیں وہ تو ایک کھنڈر ہے

......☆......

آپ خط لکھتے ہیں یا موتی پروتے ہیں
خط لکھتے ہوئے آپ کیوں روتے ہیں

تمہارے آنسوؤں کے جو نشاں ہوتے ہیں
رات کو انہیں سینے سے لگا کر سوتے ہیں

عشق میں محبوب سے ملن ہو یا جدائی
عاشق کی نظر میں ایک جیسے ہوتے ہیں

ہماری دوریاں کبھی مٹ نہیں سکتیں
آپ کیوں میری بے بسی پہ روتے ہیں

مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی ہے
جدائی کے زخموں کو کیسے دھوتے ہیں

......☆......

تیرے پیار کا پیاسا تن من ہے میرا
تجھ سے محبت کرنا پاگل پن ہے میرا

اس میں تجھے اپنا عکس نظر آئے گا
میرا دل کچھ ایسا درپن ہے میرا

مجھے میرا حسن دیکھنے نہیں دیتا
تیرا ریشمی دوپٹہ دشمن ہے میرا

عید کے دن میں تم سے گلے ملا تھا
ابھی خوشبو سے معطر بدن ہے میرا

میرا من پیاسا من گلشن ہے تیرا
آج سے صرف تو باغبان ہے میرا

میرا دل تب تک کوئی چرا نہیں سکتا
جب تک تجھ جیسا پاسبان ہے میرا

......☆......

ہم نے جینا سیکھا ہے انا کو مار کر
جی رہے ہیں کسی پہ دل کو ہار کر

اے دوست میری خطائیں درگزر کرنا
انہیں دھرا کر مجھے نہ شرمسار کر

خوشیاں تیرے قدموں میں بچھا دوں
ایک بار تو میری بات کا اعتبار کر

میرا دعویٰ ہے تم لوٹ کر نہ جاؤ گے
دیکھ لو میرے ساتھ کچھ پل گزار کر

اپنے محبوب اصغر کو قریب پاؤ گے
ایک بار تو دیکھ لو مجھے پکار کر

……☆……

کانٹوں کے ساتھ گزری ہے زندگانی میری
خبر نہیں کب آ کر لوٹ گئی جوانی میری

جس بزم سخن میں ایک بار کچھ سنا دوں
کوئی بھلا نہیں سکتا شعلہ بیانی میری

دنیا والوں کو اس بات سے بھلا کیا غرض
کے کتنی درد ناک ہے زیست کی کہانی میری

کیا کہوں کتنا نادان ہے میرا نٹ کھٹ صنم
میرا دل لے کر اسے سمجھتا ہے مہربانی میری

اشعار میں اپنی پیار ہمسائی کا ذکر کرنا
میرے بس میں نہیں یہ عادت ہے پرانی میری

......☆......

نہ وہ تم رہے نہ وہ تمہاری نوازشیں
ہمارے درمیاں رہ گئی ہیں اب عداوتیں

کہاں گئے زندگی کے وہ حسیں لمحے
اب کہاں گئیں وہ محبتیں وہ چاہتیں

یہ آنکھیں اس منظر کو ترستی ہیں
کہ کب ہوں گی چاہتوں کی برساتیں

دنیا سے چوری جب ملا کرتے تھے
تمہیں یاد تو ہوں گی وہ چاندنی راتیں

میری زندگی کا اب یہی سرمایہ ہیں
وہ تیری چاہتیں وہ پیار بھری باتیں

......☆......

جو غم ملتے ہیں تحفہ سمجھ کر سنبھالتا رہتا ہوں
جب وقت ملے انہیں اشعار میں ڈھالتا رہتا ہوں

میری درد بھر زندگی کے یہی تو ساتھی ہیں
میں خزانے کی طرح انہیں سنبھالتا رہتا ہوں

خوشیاں بھی زندگی کی طرح بیوفا ہوتی ہیں
جیسے بھی ہو میں انہیں ٹالتا رہتا ہوں

میرے اشعار ایسے انمول موتی ہیں دوستو
میں ان سے نظم کے ہار پروتا رہتا ہوں

مجھے ہر پل ان کی تلاش رہتی ہے
غم کی چھانی میں انہیں کھنگالتا رہتا ہوں

......☆......

وہ جب بھی محبتوں بھرا خط بھجواتے ہیں
دکھ درد کے مارے کا حوصلہ بڑھاتے ہیں

ہمیں ان کی دوستی میں کتنے غم ملے
ان کا نامہ پڑھ کر یہ بات بھلا دیتے ہیں

ہمارے دل ونظر کو جو پیارے لگتے ہیں
ہم انہیں اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں

ایک دن وہ میری زندگی میں آئیں گے
جو ابھی میرے خیالوں میں آتے ہیں

آج اسے اپنے ساتھ لے کر گھر لوٹیں گے
ہر روز یہ شرط ہمزاد سے لگاتے ہیں

......☆......

جدائی کے غم میں اشکبار رہتا ہوں
ہر گھڑی ہر پل میں سوگوار رہتا ہوں

جس دن تجھ سے بات نہیں ہوتی
تیری آواز سننے کو بیقرار رہتا ہوں

سب میری اداسی کا سبب پوچھتے ہیں
کیا جانیں میں کیوں دل فگار رہتا ہوں

یادوں کے سمندر میں جواب ڈوب جاتا ہوں
یوں لگتا ہے جیسے بیچ منجھدار رہتا ہوں

تیری چاہت میں اصغر کو جو غم ملتے ہیں
انہیں خوشیوں میں کرتا شمار رہتا ہوں

......☆......

اب تو بڑے نامے میرے نام آتے ہیں
ہر روز محبت بھرے پیغام آتے ہیں

میرے یار کا تو انداز ہی انوکھا ہے
سپنوں میں کرنے مجھے سلام آتے ہیں

محبت کے محاذ پہ جب بھی جاتے ہیں
ہر بار وہاں سے ہو کر ناکام آتے ہیں

ہم جب بھی ان کے محلے میں جاتے ہیں
سب نظروں سے چھپ کر سربام آتے ہیں

پیار محبت عشق کا درس دیتے ہیں سب کو
اصغرکوصرف الفت کے سارے کام آتے ہیں

......☆......

آج کل وہ مجھ پہ اتنا التفات کرتے ہیں
پہلے مسکراتے ہیں پھر بات کرتے ہیں

پہلے تو وہ بڑی کنجوسی کرتے رہے
اب کھل کر وہ یہ خیرات کرتے ہیں

ملنے سے ابھی ہچکچاتے رہتے ہیں
اس بارے ابھی ذرا احتیاط کرتے ہیں

کچھ مانگیں تو پوری ہوتی رہتی ہیں
مگر پوری نہ سبھی حاجات کرتے ہیں

ہم ان کے دل کا حال کیسے جانیں اصغر
وہ کبھی نہ ہم سے اظہار خیالات کرتے ہیں

......☆......

مردہ دلوں کو ہنسانا ناممکن ہے دوستو
زندہ دلوں کا یہ زمانہ دشمن ہے دوستو

اجلے کپڑے پہن لینے سے کچھ نہیں ہوتا
اگر پرانا پانی تمہارا تن من ہے دوستو

وہ ہر آزمائش میں پورا اترتا ہے
اپنے رب پہ جس کا ایمان ہے دوستو

جو دوسروں کو خوشی دیکھ نہیں سکتے
ایسے لوگوں کا ساتھی شیطان ہے دوستو

اللہ کے فضل سے ہر موضوع پہ لکھتے ہیں
اپنے سخن پہ اصغر کو بڑا گمان ہے دوستو

اس میں میرا ذرہ بھر بھی کمال نہیں
میرے مولا کا مجھ پہ احسان ہے دوستو

......☆......

نہ جانے میرا چارہ گر کیسی دوا دیتا ہے
جو میرے مرض کو پہلے سے بڑھا دیتا ہے

مسیحا میرے دل کے چھالوں کو دیکھ کر
اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھا دیتا ہے

چارہ گر سے تو میرا مسیحا اچھا ہے
جو مجھے جینے کی آس بندھا دیتا ہے

جب اس کی آنکھوں کو سلام کرتا ہوں
جواب میں پیار سے مسکرا دیتا ہے

میرا درد دل جب حد سے بڑھ جاتاہے
پھر مجھے صبر میرا خدا دیتا ہے

......☆......

کچھ ایسا ملا ہے ہمارے دلوں کا سلسلہ
ہم ہو گئے ہیں تیری چاہت میں مبتلا

نہ جانے کب قسمت تیرے شہر لے آئے
ذرا دیتے جانا تم اپنے گھر کا پتہ

میں کسی دل میں اپنی جگہ بنالوں گا
میرے لیے رہائش کا کوئی نہیں ہے مسئلہ

ابھی تک دل کا کوئی قدر دان نہیں ملا
ہو سکے تو ایک بار ہمیں دیجیئے موقعہ

پیار کا کھیل بھی مقدر کی لاٹری جیسا ہے
کبھی ملتی ہیں خوشیاں کبھی دھوکہ

......☆......

کاغذی پرندوں کے پر بناتا ہوں
پھر ان کے لیے شجر بناتا ہوں

میری طرح جو زندہ دل ہیں
ان کو میں اپنا ہمسفر بناتا ہوں

جو دکھی دلوں کو تسکین بخشیں
اشعار سے ایسے گوہر بناتا ہوں

جو ہر آنکھ کو ٹھنڈک پہنچائیں
تخیل سے ایسے منظر بناتا ہوں

اپنی چاہت کا تاج محل بنانا ہے
پہاڑ کاٹ کر سنگ مرمر بناتا ہوں

......☆......

کاش ایسا میرا مقدر میرے رب ہو جائے
محبوب سے ملنے کا کوئی سبب ہو جائے

میں جسے ملنے کو ہر گھڑی بیتاب رہتا ہوں
شائداس کے دل میں ملنے کی طلب ہو جائے

یہ نہ ہو حسن کی تاب نہ لا سکیں آنکھیں
انہیں دیکھتے ہی بند دھڑکن قلب ہو جائے

کسی دن وہ اچانک مجھ سے ملنے چلے آئیں
کون جانے اصغر یہ کرامت کب ہو جائے

کسی چارہ گر کے پاس بھی کوئی چارہ نہ ہو
دیکھتے ہی دیکھتے اصغر جاں بلب ہو جائے

......☆......

بڑا بے مروت اپنا یار ہو گیا ہے
گر دشمن کو مجھ سے پیار ہو گیا ہے

میں جسے پرایا سمجھتا رہا
وہی میرا غمگسار ہو گیا ہے

اجنبی بن کر زندگی میں آیا تھا
آج وہ دل کا مختار ہو گیا ہے

جو میری عیادت کو نہ آتا تھا
اب وہ میرا تیمار دار ہو گیا ہے

جسے دوست دشمن کی پہچان نہیں
اصغر سمجھتا ہے وہ ہوشیار ہو گیا ہے

......☆......

غم کے ماروں کا غم بھٹاؤ تو بات بنے
رونے والوں کو ہنساؤ تو بات بنے

اکیلے جینے میں کیا مزہ ہے جانان
ہماری زندگی میں آؤ تو بات بنے

چند دن کی رفاقت ہمیں گوارا نہیں
زندگی بھر ساتھ نبھاؤ تو بات بنے

تیری آنکھوں کے جام روز پیتے ہیں
آج اپنے ہونٹوں سے پلاؤ تو بات بنے

ہماری زیست میں بڑا اندھیرا ہے
نقاب اپنے رخ سے ہٹاؤ تو بات بنے

آگ پانی میں لگانے سے کیا حاصل
اصغر کے دل کو جلاؤ تو بات بنے

......☆......

جس دن سے ان کی مہربانی ہوئی ہے
میری زندگی میں بڑی آسانی ہوئی ہے

ایک بار پھر جینے کا مزہ آنے لگا
ان کے پیار سے زندگی سہانی ہوئی ہے

کئی سالوں بعد بھی یہ تازہ رہتی ہے
محبت کبھی بھی نہ پرائی ہوئی ہے

ہماری راتیں تنہا دن تنہا زندگی تنہا
کسی کی چاہت میں یہ آمدنی ہوئی ہے

آج تمہیں کس کی یاد آگئی ہے اصغر
جو تمہاری آنکھ پانی پانی ہوئی ہے

......☆......

دل کو قرار نہ آئے تو میں کیا کروں
من کو تیری یاد ستائے تو میں کیا کروں

تیرے پیار کی آگ دل میں لگی ہے
اشکوں سے بجھ نہ پائے تو میں کیا کروں

میں جس کی خاطر ہر غم سہہ سکتا ہوں
وہی صنم ستم ڈھائے تو میں کیا کروں

میں نے جس پہ سب کچھ نچھاور کر دیا
وہی یار مجھ کو رلائے تو میں کیا کروں

جس کے عشق میں میرا یہ حال ہوا ہے
اسے مجھ پہ رحم نہ آئے تو میں کیا کروں

......☆......

وہ چل دیئے ہمارا نازک دل توڑ کر
جیتے ہیں دیواروں سے سر پھوڑ کر

اب تو ان میں آنسو بھی نہیں رہے
رو لیتے ہیں آنکھوں کو نچوڑ کر

ہم تیرے غموں سے دور بھاگتے ہیں
وہ پھر بھی پکڑ لیتے ہیں ہمیں دوڑ کر

ہم سے راہ و رسم نہ بڑھائیے جاناں
ابھی فارغ ہوئے دل کے ٹکڑے جوڑ کر

ہم نے تو اپنی زندگی تمہارے نام کر دی
اب تو بھی چلی سب کچھ چھوڑ کر

......☆......

تجھے حال دل کیا سناؤں میرے یار متوالے
تجھے ڈھونڈتے پاؤں میں پڑ گئے چھالے

تیری یادوں کے سمندر میں ڈوب نہ جائے
کوئی آ کر اصغر کو اس ساگر سے نکالے

پیٹھ پر وار کر کے بڑا پیار جتاتے ہیں
شائد وہ سمجھتے ہیں ہمیں بولے بالے

کسی کم ظرف سے کیوں ہو وفا کی امید
وہ سب لوگ ہیں ہمارے دیکھے بالے

کوئی میرا حوصلہ پست نہیں کر سکتا
نام کے چھوٹے مگر ہیں بڑے دل والے

......☆......

ہم بہک تو جاتے ہیں لیکن گمراہ نہیں ہوتے
جانِ من ایسی حالت میں ہم سدا نہیں ہوتے

آپ کی شاعری پہ کوئی تبصرہ نہیں کرتا
جب بندہ نواز آپ کے ہمراہ نہیں ہوتے

کلام کے ساتھ تکیہ کلام بھی چراتے ہیں
چوری کرنے والے اتنے سادہ نہیں ہوتے

وہ لوگ ہر بات کا پہلے منصوبہ بناتے ہیں
اصغر کے خلاف کام بے ارادہ نہیں ہوتے

جس کا جتنا ادھار ہو اصغر اتنا ہی لٹاتے ہیں
پوری رقم سے کچھ کم زیادہ نہیں ہوتے

......☆......

میرے آنسو اگر بہتے ہیں تو بہتے دے
میرے حصے کی خوشیاں تو رہنے دے

دنیا میں ایک تو ہی دل کو جچتی ہے
مجھے اتنی سی بات تو کہنے دے

میرے ساتھ آج پیار کی باتیں کر
اپنے سبھی شکوے گلے رہنے دے

میری ساری خوشیاں تو لے جا
سب غم مجھے خود سہنے دے

ہم دونوں کے دل جو ملے ہیں
انہیں اپنی اپنی بات کہنے دے

......☆......

جو دھواں سا دل سے اٹھتا ہے
اس کی دھند میں دم گھلتا ہے

میرے دل کو ہوا ایسا سکتہ ہے
اب نہ یہ روتا ہے نہ ہنستا ہے

میں تجھے تو شاید بھول جاؤں
تیرا چہرا نہ نظر سے ہٹتا ہے

تم سے بچھڑے کئی سال بیتے
تو اب بھی دل میں بستا ہے

دل نادان کو کیسے سمجھاؤں
مدھوشی میں تیرا نام جپتا ہے

راتوں کو جب تیری یاد آتی ہے
میرا دل روتا ہے جگر پھٹتا ہے

......☆......

اس دنیا سے جب میرا گزر ہو
میرے سینے پہ ان کا سر ہو

دل کی دھڑکنیں ایک ہو جائیں
کسی بات کی نہ ہمیں خبر ہو

اے کاش کے ایسا ہو جائے
پھر وہ کتنا حسیں منظر ہو

جب میری روح پرواز کرے
کلمہ شہادت میرے لب پہ ہو

اللہ کی رحمت جو ہو جائے
میری تربت جنت کا گھر ہو

لحد کہ کتبے پہ یہ تحریر ہو
اصغر اللہ تیرا حامی وناصر ہو

......☆......

وصل کے خواب جو دکھاتا ہے مجھے
اسی کا ہجر ہر گھڑی رلاتا ہے مجھے

اس کی چاہ میں جب خود کو بھلا دیتا ہوں
پھر وہ میری ہستی سے ملاتا ہے مجھے

خود ہی تنہائیوں سے میرا ناطہ جوڑ کر
آج اپنی محفلوں میں بلاتا ہے مجھے

میری زیست اس کے لیے کھلی کتاب ہے
اپنے دل کا کوئی راز نہ بتاتا ہے مجھے

میں تو تن من سے اس کا ہو چکا ہوں
پھر نہ جانے کیوں وہ آزماتا ہے مجھے

......☆......

نہ زر نہ زمیں ہے نہ کوٹھی چوبارہ میرا
ایسے عالم میں بھی ہو جاتا ہے گزارا میرا

خوشیوں کے افق پہ یہ چمکے گا ضرور
غم کے بادلوں میں چھپا ہے جو ستارا میرا

دنیا والے کیوں مجھے اپنا نہیں جانتے
میرے لیے تو یہ جہاں ہے سارا میرا

دل میں جو دھڑکتا ہے دھڑکن کی طرح
اسی کے دل پہ نہیں ہے کوئی اجارہ میرا

یہ اور بات کہ میں نمائش نہیں کرتا
ورنہ زخموں سے بھر ا ہے سینہ سارا میرا

......☆......

تیری یاد میں ہم تڑپتے رہتے ہیں
تما شب کروٹیں بدلتے رہتے ہیں

ہم جب بھی ان کی دید کو جاتے ہیں
وہ باہر آنے سے گھبراتے رہتے ہیں

کوئی خواہش پوری نہیں ہوتی
حسرتوں کے چراغ جلتے رہتے ہیں

خواب میں آنے کا وعدہ جو کرتے ہیں
انتظار میں ہم رات بھر جاگتے رہتے ہیں

ہم لوگ تو اس طفل کی صورت ہیں
جو ٹھوکریں کھا کر سنبھلتے رہتے ہیں

......☆......

اک مدت سے تلاش کوئی ہیر کر رہا ہوں
کھوج میں دامن لیروں لیر کر رہا ہوں

وہ ملی تو میرا اداس چہرہ کھل اٹھا
اس رانی کا خود کو وزیر کر رہا ہوں

اس کے دل سے کہیں اور نہ جاؤں گا
خود کو اس کے در کا فقیر کر رہا ہوں

میں کسی پل نہ اسے کبھی بھلا سکوں
آنکھوں میں منتقل وہ تصویر کر رہا ہوں

شائد اس کے دل میں میری محبت جاگے
بڑے پیار سے میں اسے دامنگیر کر رہا ہوں

......☆......

دنیا بھر میں کوئی اور نہیں میرا سجن
لگتی رہتی ہے تیرا پیار پانے کی لگن

کسی اور سے کوئی سروکار نہیں ہے
ہر پل تیری یادوں میں رہتا ہوں مگن

جب کبھی گزرتے ہوئے خیالوں سے
کھل اٹھتا ہے میرے دل کا چمن

مجھے بھولنے والے ذرا سنتا جارے
تجھ کو بھولتا ہی نہیں ہے میرا من

تیرے سوا کوئی اور نہیں میرا صنم
تیرے دم سے چلتی ہے دل کی دھڑکن

......☆......

اسے اپنا بنانے کی تدبیر کر رہا ہوں
اس کے حوالے دل کی جاگیر کر رہا ہوں

دل کی چابی اس کے ہاتھ میں تھما کر
حقیقت اپنے خوابوں کی تعبیر کر رہا ہوں

مجھے ہر حال میں اس کا دل جیتنا ہے
اس کے پڑوس میں گھر تعمیر کر رہا ہوں

اپنے پیار کے سہارے اسے اپنا بنا کر
اس کی محبت سے خود کو امیر کر رہا ہوں

میرا آوارہ دل کئی اور جانے کا نام نہ لے
اس کی چاہ کو پاؤں کی زنجیر کر رہا ہوں

......☆......

پیار میرا انمول سجن
دولت سے نہ تو سجن

دل کو جو راحت بخشیں
بول تو ایسے بول سجن

تیرے آنسو ہیرے موتی
مٹی میں نہ رول سجن

کتنا پیار ہے مجھ سے
بھید ذرا تو کھول سجن

تجھے پکارتا رہتا ہے
دل پہ نہیں کنٹرول سجن

......☆......

میرا سینہ چاک کر کے دیکھ بھال کر
میرے جسم سے لے گیا وہ دل نکال کر

میں نے کہا دل چرانے والے ذرا سنتا جا
یہ ٹوٹا ہوا دل ہے اسے رکھنا سنبھال کر

درد کے مارے میں چیختا ہی رہ گیا
وہ چل دیا دل میرا جیب میں ڈال کر

اب کھیلتا رہتا ہے میرے دل کے ساتھ
اسے کہنا ٹوٹے دل کا کچھ تو خیال کر

اس سے دل جو مانگا اک مدت کے بعد
بولا اصغر یار الٹے سیدھے نہ سوال کر

......☆......

وہ جو اس کی بڑی مشکبار ہیں آنکھیں
لڑتی رہتی مجھ سے بار بار ہیں آنکھیں

کوئی ان سے میری صورت نہ چرالے
شب بھر رہتی وہ بیدار ہیں آنکھیں

ان مخمور آنکھوں میں کجلے کی دھار
دکھتی مجھے صورت تلوار ہیں آنکھیں

جو ٹھنڈک ہوا کرتی تھیں آنکھوں کی
سنا ہے ہجر میں رہتی اشکبار ہیں آنکھیں

جب کبھی ان سے میرا سامنا ہوتا ہے
میری سمت دیکھتی بے اختیار ہیں آنکھیں

اے دوست ہو سکے تو ان کا بیمہ کرا لینا
میری نظر میں بڑی شاندار ہیں آنکھیں

......☆......

کتاب دل کی میں تفسیر کر رہا ہوں
زیست کیسے گزری تحریر کر رہا ہوں

جو خوشی کہ خواب دیکھے تھے
بیان ان سب کی تعبیر کر رہا ہوں

جن کے ذہن مفلوج ہوئے جاتے ہیں
ایسے لوگوں کا زندہ ضمیر کر رہا ہوں

بات کو تولتا ہوں اور سچ بولتا ہوں
نہ سمجھو کے سیاسی تقریر کر رہا ہوں

اپنے سب استادوں کا بہت ممنون ہوں
میں جو شاعری بے نظیر کر رہا ہوں

......☆......

انہیں اپنے حسن کا غرور رہتا ہے
ہمیں اپنی چاہت کا سرور رہتا ہے

کل ان کی گلی میں جو دل کھو گیا
ان کے محلے میں کوئی چور رہتا ہے

کہا تمہارے محلے میں دل لٹ گیا ہے
بولے یہاں کوئی ڈاکو ضرور رہتا ہے

یوں لگتا ہے کہ تم رات بھر نہیں سوئے
بتائے آنکھوں میں کون حضور رہتا ہے

یہ سب زخم آپ کے عطا کیے تحفے ہیں
جن سے شام و سحر اصغر چور رہتا ہے

......☆......

میری تربت پہ آ کر وہ بڑے پیار سے بولے
ہماری نیندیں چرانے والے جی بھر کر سو لے

ہم تو رو رو کر یہاں سے چل دیں گے
ہماری جدائی میں آج تو بھی رو لے

مرنے کے بعد کوئی پیار سے یاد کرے
کسی دل میں تو ایسی یادیں بوہ لے

بات کرنے کو جب بھی تو لب کھولے
اپنی باتوں سے ہر کسی کا من موہ لے

کہا سستے میں دوں گا دل میرا لے لے
ٹوٹا دل ہمارے کس کام کا جھلا کر بولے

......☆......

وہ سوچتے ہوں گے کہ تاخیر کر رہا ہوں
رفتہ رفتہ ان کا قلب تسخیر کر رہا ہوں

کسی کے پیار کے خیالی پلاؤ تو بنا بیٹھا
آج پہلی بار تیار چاہت کی کھیر کر رہا ہوں

شائد وہ بھی محبت کے آداب سیکھ لے
اسی لیے میں اس توقیر کر رہا ہوں

شعر و سخن تو ہمارا بڑا پرانا مشغلہ ہے
یہ نہ سمجھیں کہ اپنی تشہیر کر رہا ہوں

محبت سے آغاز کیا تھا اس کلام کا اصغر
پیار بھرے انداز میں اب آخیر کر رہا ہوں

......☆......

میرے دل میں جس کا مسکن ہے
اس کے سوا کوئی نہ میرا سجن ہے

تیری محبت کے سہارے جیئے جا رہا ہوں
ورنہ سارا شہر اصغر کا دشمن ہے

کوئی کیدو ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا
اتنا مضبوط ہماری چاہت کا بندھن ہے

وہ رشتے کیسے کوئی توڑ سکتا ہے
جس کا خدا کے سوا کوئی نہ ضامن ہے

تیرے آنے سے یہ آباد ہو گا جاناں
ابھی تو ویران میرے دل کا آنگن ہے

......☆......

غم کے بادل آتے ہیں اور ٹل جاتے ہیں
دکھ سہہ کر اہل دل سنبھل جاتے ہیں

سوچتے ہیں ہم کیسے اپنا دفاع کریں
جب ان نگاہوں کے تیر چل جاتے ہیں

وہ جب آتے ہیں میری بزم خیال میں
خوشی سے ہم مچل مچل جاتے ہیں

زمانے کی روش ہی کچھ ایسی ہے
یہاں لوگ بڑے جلد بدل جاتے ہیں

مصائب سے وہ کبھی نہیں گھبراتے
جو درد کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں

......☆......

خدا کی مخلوق سے ہم کبھی نفرت نہیں کرتے
منافق کو کسی حال میں برداشت نہیں کرتے

ایک گال پہ کوئی مارے دوسرا پیش نہیں کرتے
وہ ہم نہیں جو ظلم کے خلاف بغاوت نہیں کرتے

جس معاشرے کے ٹھیکیدار کے کئی چہرے ہوں
ایسے کم ظرف سے ملنے کی حسرت نہیں کرتے

جو خود گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں
وہ دور کسی کی زیست سے ظلمت نہیں کرتے

نئے دور کی گندی سیاست کے جو گندے انڈے ہیں
کیا ان کے ضمیر بھی انہیں ملامت نہیں نہیں کرتے

......☆......

عید کا تہوار ہے چلے آؤ
تمہارا انتظار ہے چلے آؤ

میری آنکھیں ترستی ہیں
دل بے قرار ہے چلے آؤ

تم سے کیا کہوں کیا حال
تمہارے بغیر ہے چلے آؤ

ساون آیا تم نہیں آئے
رم جم کی پھوار ہے چلے آؤ

میرے گلشن میں بہار ہے
موسم خوشگوار ہے چلے آؤ

......☆......

اس کے ہجر میں میرا یہ حال تھا
آنکھوں میں اشک دل میں ملال تھا

اس کی خوشیاں پورے عروج پہ تھیں
میری زیست میں غموں کا زوال تھا

اسے مل کر بھی یہ نہ سمجھ سکا
وہ اس کا ہجر تھا یا وصال تھا

بڑی مدت بعد جب وہ ملا مجھ سے
اس دن میرے لیے نیا سال تھا

اس کا نقش نہ ذہن سے مٹ سکا
نہ جانے کیا اس میں کمال تھا

......☆......

آسمان زیست پہ غم کے بادل چھانے لگے ہیں
ہم ان سے کچھ کچھ گھبرانے لگے ہیں

دشت دل میں جو چاہ کہ غنچے سینچے تھے
وہ سبھی پھول پودے لہرانے لگے ہیں

اے وقت وہ جب آئیں تو تو ٹھہر جانا
ہمارے بھی ستارے جگمگانے لگے ہیں

ہم نہ فرہاد ہیں نہ قیس نہ مرزا
لوگ کیوں ہم پہ تیر برسانے لگے ہیں

میری زندگی میں کیا کم غم تھے
جو آپ بھی راہ و رسم بڑھانے لگے ہیں

......☆......

ہمیں تو زیست میں بڑا خسارہ ملا ہے
بے سہارا رہ گئے کوئی نہ سہارا ملا ہے

وہ پرانی یادیں ایک بار پھر لوٹ آئیں
صبح سویرے جو خط تمہارا ملا ہے

دنیا میں جس سے بھی ہمارا دل ملا
اس سے نہ مقدر کا ستارہ ملا ہے

آج اپنے دل کی کتاب جب پڑی
اس کے ہر پنے پہ نام تمہارا ملا ہے

بڑا مشکل ہے زیست کا سمندر پار کرنا
ہر شناور کو نہ یہاں کنارہ ملا ہے

......☆......

زیست کے ہر پل میں تو رہتی ہے
تجھے دیکھنے کی آرزو رہتی ہے

ہر بزم میں تیری گفتگو رہتی ہے
ہر کوئی پوچھتا ہے کہاں تو رہتی ہے

رات بھر تیری یادوں سے لڑتا ہوں
کمرے کی زد میں لہو لہو رہتی ہے

ایک بار خواب میں آئے تھے تم
ابھی تک بدن میں خوشبو رہتی ہے

یہ تیری محبت کا اثر ہے جاناں
جو دردِ دل کو کرتی رفو رہتی ہے

......☆......

جس کا پیار لہو کی طرح رگوں میں ہے
وہی شخص میرے خاص محسنوں میں ہے

جو چہرے پہ مسکان سجائے رکھتے ہیں
کون جانے کتنا درد ان کے دلوں میں ہے

کڑے وقت میں یہ کبھی کام نہیں آتے
یہ بات نئے دور کے دوستوں میں ہے

ہم اپنے گریبان میں کبھی جھانکتے نہیں
ہماری نظر میں ہر عیب دوسروں میں ہے

رات بیت جاتی ہے درد سے روتے روتے
اتنا درد جدائی کہ زخموں میں ہے

......☆......

دل میں ارمان چلے آتے ہیں منہ اٹھائے ہوئے
وہ کیا جانیں ہم ہیں مقدر کے ٹھکرائے ہوئے

نہ جانے کب میرے یار کو میرا خیال آ جائے
بیٹھے ہیں فون کے ساتھ کان لگائے ہوئے

دل کے شہر کا حاکم بڑا ظالم ہے بیٹھے ہیں
وصل کی عرضی جیب میں چھپائے ہوئے

کون جانے ان لوگوں کا کیا انجام ہو گا
شہر کے سبھی مکیں ہیں گھبرائے ہوئے

مدہوشی میں نہ جانے کیا لکھتا رہتا ہوں
تم رہتے ہو اصغر کہ ذہن پہ چھائے ہوئے

......☆......

جس کا چہرہ پر نور بہت ہے
اسے حسن پہ غرور بہت ہے

جو شہر میں خوشیاں بانٹتا تھا
وہ غموں سے چور بہت ہے

جو میرے دل کے قریب ہے
وہی آنکھوں سے دور بہت ہے

جس کا حسن اپسرا جیسا ہے
میرے لیے وہ حور بہت ہے

لوگ مجھے تیرا دیوانہ کہتے ہیں
اب اصغر بھی مشہور بہت ہے

......☆......

نہ جانے یہ گناہ ہے یا ثواب
میں آنکھوں سے پیتا ہوں شراب

مہ اعلیٰ ظرف پیئے یا کم ظرف
یہ سبھی کو کرتی آئی ہے خراب

آنکھوں سے پینے کا اپنا مزہ ہے
کئی بار پی جاتی ہوں بے حساب

تیرے مہ خانے کا نیا رند ہوں ساقی
سمجھا دے آنکھوں سے پینے کے آداب

مجھے برا کہنے سے قبل سوچ لینا
آنکھوں سے تم نے پی ہوگی جناب

......☆......

یہ آنکھیں ہیں یا بادل کالے کالے ہیں
میرے تو چین وسکون اجاڑ ڈالے ہیں

جس دن سے ہم ان کی زد میں آئے
اس دن سے پڑے جان کے لالے ہیں

ہم بھی تم سے آنکھیں چار کرتے
دیوار تیری آنکھوں کے جالے ہیں

تیرے حسن کو چار چاند لگاتے ہیں
یہ جو تمہارے نینوں میں چھالے ہیں

تیری آنکھیں میری امانت ہیں جانم
ہم ان آنکھوں میں بسنے والے ہیں

رات کو جاگتے آنکھیں بند رکھتا ہوں
شائد آپ خوابوں میں آنے والے ہیں

اصغر جی آنکھوں کی زبان کیا سمجھیں
بیچارے آدمی بڑے بولے بھالے ہیں

......☆......

دل کی دھڑکنیں تمہیں بلاتی ہیں چلے آؤ
ایسے آؤ کے پھر کبھی لوٹ کر نہ جاؤ

تیری جدائی کے زخم بھرتے ہی نہیں
خون رسنا بند ہو جائے ایسا مرہم لگاؤ

دوست کی بات دوست کبھی نہیں ٹالتا
چلے بھی آؤ اب ہمیں اور تو نہ ستاؤ

تمہاری سب شکایات دور کر دیں گے
ایک بار انہیں اپنے لبوں پر تو لاؤ

تمہیں اگر آنے کی فرصت نہیں ہے
پھر مجھے سدا کے لیے بھول جائے

......☆......

کبھی تیر تو کبھی تلوار ہیں تیری آنکھیں
سیدھا دل پہ کرتی وار ہیں تیری آنکھیں

میں ان کی گہرائی میں ڈوبا رہتا ہوں
میرے لیے منجھدار ہیں تیری آنکھیں

تمھیں کسی محافظ کی ضرورت نہیں
خود ہی ایک ہتھیار ہیں تیری آنکھیں

انہیں میرے سوا کچھ نظر نہیں آتا
عشق میں گرفتار ہیں تیری آنکھیں

سنا ہے جب سے میری دیوانی ہوئی ہو
رات بھر رہتی بیدار ہیں تیری آنکھیں

......☆......

جو اپنا پیار جتانا جانتے ہیں
وہ بیوفا کو بھلانا جانتے ہیں

ہم وہ ہیں جو خوشی خوشی
چاہ میں چوٹ کھانا جانتے ہیں

مولا نے ایسا ظرف بخشا ہے
غم میں ہم مسکرانا جانتے ہیں

یار سے ہمیں جو بھی مل جائے
اسے دوستی کا نذرانہ جانتے ہیں

......☆......

یہاں ایسے ملتے ہیں کئی یار
جو کرتے ہیں دلوں کا شکار

لوٹنے والے خود لٹ جاتے ہیں
ایسا بھی ہو جاتا ہے کئی بار

جو مبالغہ آرائی سے کام لیں
اب ان سے رہتے ہیں ہوشیار

میں کوئی فرشتہ ہوں نہ اوتار
مجھے کسی سے ہو گیا ہے پیار

آپ بھی کسی سے محبت کر لیں
شخصیت میں آ جائے گا نکھار

......☆......

وہ ہم سے بات نہ کرتے ہیں
شائد رسوائی سے ڈرتے ہیں

قدم ان کی جانب چلنے لگتے ہیں
جب بھی ہم گھر سے نکلتے ہیں

یہاں تو سبھی دل لگی کرتے ہیں
باوفا یار قسمت والوں کو ملتے ہیں

تمام شب تمہیں یاد کرتے ہیں
کم سوتے زیادہ روتے ہیں

لوگ تو ہمیں جلد بھلا دیتے ہیں
مگر ہم نہ انہیں بھول سکتے ہیں

......☆......

تیری یاد اپنے دل سے کیسے جدا کر دوں
جی چاہتا ہے جنون محبت کی انتہا کر دوں

تیری الفت مجھے زندگی سے عزیز ہے
تیرے ایک اشارے پہ خود کو فنا کر دوں

خوشیوں کا ہار تیرے گلے میں ڈال کر
آج میں بھی محبت کا حق ادا کر دوں

تیری دید سے نماز عشق ہوتی ہے
تمہی بتاؤ اسے کیسے قضاہ کر دوں

کسی نے یار کی اتنی تعریف نہ کی ہو
اپنے قلم سے تیری ثناء کی انتہا کر دوں

......☆......

اپنی آنکھوں سے مجھے اتنی پلا ساقی
آج اپنے التفات کی کر دے انتہا باقی

جو زندگی کی سب تلخیاں بھلا دے
میرے لیے کوئی ایسا جام لا ساقی

تیری بے رخی میں سہ نہ سکوں گا
مجھ سے اپنی آنکھیں نہ چرا ساقی

کئی صدیوں سے تیری دید کا پیاسا ہوں
کسی دن میری شائستگی بجھا ساقی

تیرے رند کا ابھی جی نہیں بھرا
ابھی آنکھوں پہ نقاب نہ لگا ساقی

......☆......

میرے تصور میں جب یار پرانے آتے ہیں
مجھے یاد وہ بیتے زمانے آتے ہیں

ہمارے دل میں محبت کی آگ لگا کر
اسے کبھی نہ وہ بجھانے آتے ہیں

جانے کب میری زندگی میں آئے گی
ہر رات مجھے جس کے سپنے آتے ہیں

بغیر مطلب یہاں کوئی بات نہیں کرتا
غرض ہو تو غیر بھی بن کر اپنے آتے ہیں

ایسے لوگوں کے درمیاں فاصلہ رکھتے ہیں
جنہیں ہر طرح کے روپ بدلنے آتے ہیں

......☆......

میری نظر میں ہے ایک ایسی مہ جبیں
جس کے سوا مجھے کچھ نظر آتا نہیں

نہ جانے وہ حسینہ کہاں سے آئی ہے
اس جیسی دو شیزہ کہیں دیکھی نہیں

اس کی آنکھیں جب مجھ سے ملتی ہیں
ان کی گہرائی میں ڈوب جاتے ہیں وہیں

جس دن وہ میرا حال پوچھ لیتی ہے
خوشی کے مارے شب بھر سوتے نہیں

تصور میں جب اسے سیر کو لے جاتا ہوں
پھر میں چلا جاتا ہوں کہیں سے کہیں

ایسی حسیں کو ہم سے پیار ہو سکتا ہے
ہمیں تو اس بات کا یقیں آتا نہیں

......☆......

مدت ہوئی ہے شاعری کے جوہر دکھاتے ہوئے
نظمیں لکھتے ہوئے اپنی غزلیں سناتے ہوئے

وہ اپنا کوئی اتہ پتہ نہیں دے گیا جاتے ہوئے
میں تھک گیا ہوں صحرا کی خاک اڑاتے ہوئے

ایک دن دنیا سے میں کوچ کر جاؤں گا
انتظار میں اشکوں کے موتی پروتے ہوئے

میرا سر بھی بلند تھا سر مقتل جاتے ہوئے
وہ دیکھتے رہے ہمیں جہاں سے جاتے ہوئے

جو موت کا منظر دیکھتے رہے مسکراتے ہوئے
وہ میری تربت پہ آ جاتے ہیں آنسو بہاتے ہوئے

......☆......

تیرا پیار پا کر میں دیدہ ور ہو گیا ہوں
سبھی کی نظر میں معتبر ہو گیا ہوں

عشق کی دنیا کی سیر کرنے کے بعد
میں بھی محبت کا اک شہر ہو گیا ہوں

تیرے دل سے کوچ کرنے کے بعد
یوں لگا جیسے ملک بدر ہو گیا ہوں

تیرے گیسو تیرا سراپا دیکھ کر
اپنے آپ سے بے خبر ہو گیا ہوں

ایک بجھتا ہوا چراغ تھا میں
تجھ سے مل کر منور ہو گیا ہوں

......☆......

کسی زمانے میں جو کرتا تھا مجھے پیار
مجھ سے دور ہوتا جا رہا ہے وہ یار

جو ستمگر آج مجھے پہچانتا ہی نہیں
میرا دل ہے اس کی محبت میں گرفتار

نہ جانے اسے میرا کب خیال آئے گا
جس کی خاطر ہم جان دینے کو ہیں تیار

میرے مولا یہ دنیا کتنی حسیں ہوتی
یہاں بسنے والے سبھی اگر ہوتے ایماندار

ہم تو ہر کسی سے مخلص رہے اصغر
مگر ہمیں ہر کسی سے ملے آزار

......☆......

اپنی روداد غم لکھے جا رہا ہوں
اسے پڑھ کر آنسو بہا رہا ہوں

بڑی درد بھری ہے زندگی اپنی
اس حال میں بھی جیئے جا رہا ہوں

مولا نے ایسا ظرف بخشا ہے
کوئی شکوہ نہ لب پہ لا رہا ہوں

وہ پوچھتے ہیں کہ کیا غم ہے
جو ہنسی کے پردے میں چھپا رہا ہوں

کل کون میرے یہ اشعار پڑھے گا
جنہیں آج صفحہ قرطاس پہ لا رہا ہوں

......☆......

پوچھتی رہتی ہے دل کی ہر دھڑکن
آخر کب ہو گا ہمارا تمہارا ملن

تنہا چھوڑ کر چل دیئے میرے ساجن
رات بھر یہ گیت گاتی رہتی ہے جوگن

میرے حوصلے کبھی پست نہیں ہوتے
لگی رہتی ہے تجھے پانے کی لگن

ہم اہل دل کبھی گھبرایا نہیں کرتے
مگر بنا دیتے ہیں ناممکن کو ممکن

تم سے بچھڑ کر جی نہ پائے گا اصغر
میں دل ہوں اور تو ہے میری دھڑکن

......☆......

دل نادان میری کوئی بات مانتا نہیں
جب ملتا ہے مجھے پہچانتا نہیں

کسی کے پیار میں اتنا کھو چکا ہے
اب کسی بہرے کی طرح سنتا نہیں

آج کل بڑا گم صم رہنے لگا ہے
درد کے مارے کئی بار دھڑکتا نہیں

کسی درد ناک فلم کے ہیرو کی طرح
خوشی کے موقعوں پہ بھی ہنستا نہیں

میرے دل سے سبھی لوگ چلے گئے
کوئی نیا مہمان یہاں آ کر بستا نہیں

......☆......

کیا بتاؤں کیسے زندگی بسر کرتا ہوں
تجھے یاد میں شب بھر کرتا ہوں

ستاروں کی آنکھیں بھی نم ہوتی ہیں
تیری یاد میں جب آنکھیں تر کرتا ہوں

جب کوئی حسرت پوری نہیں ہوتی
اپنے رب کی رضا پہ صبر کرتا ہوں

ادھر تو مجھے ملنے کو بیقرار ہو گی
ادھر میں رو رو کر چھلنی جگر کرتا ہوں

تیرے پیار میں یہ سوغات ملی ہے
اب میں باتیں بڑی پرا ثر کرتا ہوں

......☆......

ایک زندہ لاش بن گیا ہوں تیرے غم میں
اب اور زیادہ سہہ نہیں سکتا الم میں

جس میں زیست کا سکوں کھونا پڑے
ادا کر نہیں سکتا ایسی چاہ کی رسم میں

زندگی میں حادثات ہوتے رہتے ہیں
اب کرتا نہیں ہوں آنکھیں پرنم میں

تجھ سے بچھڑ کر ہم پہ یہ راز کھلا
کتنا مزہ ہے تیری جدائی کے غم میں

تیرے غم تو مجھے مار ہی ڈالتے
ابھی تک حوصلہ نہیں ہارا صنم میں

......☆......

اس کے آنے سے پہلے ویراں تھا دل
اس کے آنے کے بعد گلستان تھا دل

جب اس نے میرے دل سے کوچ کیا
پھر تو صورت ایک زنداں تھا دل

میرے دل میں جن کا آج دم گھٹتا ہے
کل ان کے لیے سارا جہاں تھا دل

ہمی نے انہیں دل کا راستہ دکھایا
وہ کب جانتے تھے کے کہاں تھا دل

مہمانوں کی بڑی چل پہل رہتی تھی
جس زمانے میں اپنا بھی جواں تھا دل

......☆......

اپنے پاس کار بنگلہ اور زر نہیں ہے
پھر بھی ہم کسی سے کم تر نہیں ہے

غم چاروں سمت سے گھیرے ہوئے ہیں
پھر بھی آنکھ اشکوں سے تر نہیں ہے

نہ جانے کب اپنا دل پرایا ہو جائے
سچ کہتے ہیں عشق پہ زور نہیں ہے

ناصح اوروں کو نصیحت کرتا رہتا ہے
مگر باتوں میں پہلے جیسا اثر نہیں ہے

جوہری ہی اس کی پرکھ کر سکتا ہے
اصغر گوہر ہے کوئی پتھر نہیں ہے

......☆......

آخری بار ان سے ملنے کی عرضی دی ہے
بڑی بے دردی سے انہوں نے رد کی ہے

میری خواہش پوری نہیں کرتے
نہ جانے انہیں ہم سے کیا دشمنی ہے

ہر بار کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیتے ہیں
جھوٹے بہانوں کی انہیں کیا کمی ہے

نہ مرضی سے آنا نہ مرضی سے جانا
انسان کی بھی کیا ہستی ہے

جہاں انسان کی ہر آرزو پوری نہیں ہوتی
اسی لیے کہتے ہیں اسی کا نام زندگی ہے

......☆......

وہ ہر پل میرے دھیان میں رہتا ہے
وہی میری روح و جان میں رہتا ہے

کبھی میری آنکھوں میں تو کبھی
دل و جگر کے درمیان میں رہتا ہے

میں جب اسے آئی لو یو کہتا ہوں
میٹھا سا مزہ میری زبان میں رہتا ہے

میں جسے اپنا وہم سمجھتا رہا
وہ چہرہ میرے گمان میں رہتا ہے

جب تم مبالغہ آرائی کرتے ہو اصغر
پھر تسلسل نہ داستان میں رہتا ہے

......☆......

ہم خوش ہیں کہ ان کے ہوش ٹھکانے آئے ہیں
جو اتنی مدت کے بعد روٹھوں کو منانے آئے ہیں

خوشی کے مارے ہم پھولتے جا رہے ہیں
چلو وہ آئے تو سہی جس بھی بہانے آئے ہیں

ان کی نیت کیا ہے یہ تو وہی جانتے ہیں
ہمیں ایسا لگتا ہے وہ دنیا کو دکھانے آئے ہیں

گزرا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آتا لیکن
وہ کہتے ہیں ہم تاریخ کو دہرانے آئے ہیں

دل کا دروازہ کھول کر تو دیکھو
تمہاری دید کو عاشق پرانے آئے ہیں

......☆......

جس کی محبت میری قسمت میں نہ تھی
وفا اس شخص کی فطرت میں نہ تھی

دونوں ہجر کے سمندر میں ڈوبتے رہے
وصل کی رات ہمارے بخت میں نہ تھی

میں دل کے ہاتھوں بے بس تھا
اس جیسی صورت کائنات میں نہ تھی

وہ میرا دل جیت کر بھی اداس رہتے ہیں
ہمیں کوئی ندامت شکست میں نہ تھی

چاہت میں شراروں پہ بھی چلنا پڑتا ہے
یہ بات ہماری کتاب حیات میں نہ تھی

......☆......

کیا سناؤں کیسے گزر رہے ہیں لمحے جدائی کے
جانے کہاں گئے وہ جو ساتھی تھے تنہائی کے

ان کی چاہت میں کچھ ایسے ہم گرفتار ہوئے
کوئی آثار نظر نہیں آتے اپنی رہائی کے

ہم نے ریڈیو پہ سنائی ہو اپنی تارہ غزل
بولے قربان جاؤں تیری غزل سرائی کے

میرے اشعار میں چھلکتے ہوئے رنج و غم
یہ تحفے ملے ہیں کسی کی کج ادائی کے

ان کی بڑی قیمت دینی پڑی ہے
مزے لوٹے ہیں جو کسی کی آشنائی کے

......☆......

ہم سے جب ملنے آئیں گے وہ
اپنی دید کا جام پلائی گے وہ

جانے ہماری کیا حالت ہو گی
پہلی بار جب نظر ملائیں گے وہ

وصل کے نشے کی بیخودی میں
میری بانہوں میں جھو میں گے وہ

انہیں جب پیار سے گلے لگائیں گے
میرے پہلو میں شرمائیں گے وہ

ہم مستی سے مدہوش ہو جائیں گے
جب اپنی نشیلی آنکھوں سے پلائیں گے وہ

......☆......

اس کی ایک جھلک کے سامنے یہ زمانہ کیا ہے
جس زندگی میں وہ شامل نہیں ایسا جینا کیا ہے

وہ جب میرے پہلو میں ناگن کی طرح بل کھائے
اگر وہ میرے ساتھ ہے تو پھر جام و مینا کیا ہے

زمانے سے جو زخم اس کے پیار کے عوض ملے
وہ اس کی چاہت کا تحفہ ہے انہیں سینا کیا ہے

اس کی محبت میرے لیے بہت بڑا سرمایہ ہے
سچی الفت کے سامنے دولت کا خزینہ کیا ہے

زندگی سے جو جینے کا فلسفہ سیکھیں
وہی جانتے ہیں جینے کا قرینہ کیا ہے

......☆......

ہماری محبت کسی نے آزمائی نہیں ہے
سبھی جانتے ہیں اصغر ہرجائی نہیں ہے

آج وہ بھی محبت کے دعوے کرتے ہیں
جن کی باتوں میں سچائی نہیں ہے

ان آنکھوں کو حق کی پرکھ کیا ہو گی
جن میں انصاف کی بینائی نہیں ہے

لگتا ہے بہت مصروف ہو ان دنوں
جو تیرے دیس سے چٹھی آئی نہیں ہے

وہ خود ہی آکر سجائیں گے اسے
بزم خیال ابھی سجائی نہیں ہے

......☆......

اپنا ہو کر بھی بیگانہ لگتا ہے
مجھے میرا دل دیوانہ لگتا ہے

میرا دل جب خوش ہوتا ہے
پھر زندگی ہر پل سہانا لگتا ہے

اس دل میں جس کا گھر ہے
وہ میرے جینے کا بہانہ لگتا ہے

اصغر مفلس کے حصے کیسے آ گیا
جس دل کا اندازہ شاہانہ لگتا ہے

کہنے کو محبت کا قیدی ہے اصغر
مگر دیکھنے میں آزادانہ لگتا ہے

......☆......

وہ سنتا نہیں میری کوئی فریاد
ظالم اپنے قفس سے کرتا نہیں آزاد

ایک مدت سے قفس میں قید ہوں
میرے صبر کی وہ دیتا نہیں داد

جس کے دل میں ذرا بھی رحم نہیں
کچھ ایسا بے دردی ہے میرا صیاد

ہم بھی کبھی آزاد پنچھی تھے
اب کچھ بھی نہیں ہے ہمیں یاد

زندگی میں کوئی غم نہیں ہے
پھر بھی دل رہتا ہے نا شاد

......☆......

ان کے لیے تو یہ دل لگی ہے
مگر ادھر ہماری جان پہ بنی ہے

جدائی کی جو ایک گھڑی ہے
عاشقوں کے لیے وہ طویل بڑی ہے

ہر روز آنسوؤں سے بجھاتے ہیں
جوہر کی آگ دل میں لگی ہے

عید کے دن صرف تیرا انتظار ہے
میری امید پلکیں بچھائے کھڑی ہے

دیکھو ہمیں آج بھی تمہارا خیال ہے
اور ایک تم ہو جسے اپنی پڑی ہے

......☆......

اب ایک ایسی نئی کتاب تصنیف کروں گا
جس میں جمال یار کی تعریف کروں گا

اس کا حسن کسی مبالغہ آرائی کا محتاج نہیں
نہ ہی اپنی جانب سے کچھ تحریف کروں گا

کئی دنوں سے میں یہاں منتظر بیٹھا ہوں
تیری دید سے درد جدائی میں تخفیف کروں گا

تیرے نام اس کا انتساب ہو گا
جو اگلا شعری مجموعہ تصنیف کروں گا

عید کے دن بھی اگر تمہاری یہی روش رہی
پھر میں ہی وہاں آنے کی تکلیف کروں گا

......☆......

آج کل کچھ ایسے حال میں ہم ہیں
دامن میں ساری دنیا کے غم ہیں

دل ہے کے روتا ہی رہتا ہے
ساتھ آنکھیں بھی پرنم ہیں

وہی دنیا کے مزے لیتے ہیں
جن لوگوں کی جیبیں گرم ہیں

تنہائی کا کوئی ساتھی نہیں
ویسے میرے بہت اہل کرم ہیں

غم کی برسات تھمنے نہیں پاتی
زمیں آسماں دونوں برہم ہیں

......☆......

آنکھوں میں جن کے سراب رہتے ہیں
ہم دیکھتے انہی کے خواب رہتے ہیں

ہمیں آپ سے ایک بات پوچھنی ہے
آپ کیوں ہم سے دور جناب رہتے ہیں

کیسے کوئی خوشیوں بھرا گیت گاؤں
ہم درد کے سمندر میں غرقاب رہتے ہیں

پھولوں سے سیکھا ہے جینے کا قرینہ
کانٹوں کے درمیاں نب کر گلاب رہتے ہیں

ہمارے اشعار کیوں نہ لاجواب ہوں
انہیں پیار کا لگاتے خضاب رہتے ہیں

......☆......

برے وقت میں اپنے بھی اغیار ہو جاتے ہیں
مطلب ہو تو دشمن بھی یار ہو جاتے ہیں

یہاں پیار کی خاطر کوئی قربانی نہیں کرتا
مگر ہم یار کی خاطر مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں

جس محبت کے محلوں کی بنیادیں کچی ہوں
وہ وقت سے قبل ہی مسمار ہو جاتے ہیں

جب دولت جیب میں ہوتی ہے
پھر غیر بھی رشتے دار ہو جاتے ہیں

محبت کی حقیقت وہی لوگ پہچانتے ہیں
جو کسی سے عشق میں گرفتار ہو جاتے ہیں

......☆......

ہمیں اس سے پیار اس سبب سے ہے
کے اسے بھی محبت اردو ادب سے ہے

جو مقدر میں نہ تھا اگر وہ نہیں ملا
ہمیں کوئی نہ شکوہ اپنے رب سے ہے

اس دن سے میں شب بھر جاگتا رہتا ہوں
میری زندگی میں وہ آیا جب سے ہے

دنیا کی نظر میں دونوں اجنبی سہی
ہمارا رشتہ اک دوجے کے قلب سے ہے

وہ ریڈیو پہ میری غزل سن کر بولے
یہ اصغر میرپوری بنا شاعر کب سے ہے

……☆……

میرے دل میں وہ ٹھکانہ ڈھونڈتا ہے
مجھ سے پیار کرنے کا بہانہ ڈھونڈتا ہے

دل کا پنچھی کب سے آزاد پھرتا ہے
اب یہ بھی کوئی آشیانہ ڈھونڈتا ہے

جب سارا دن ان کے ساتھ گزرتا تھا
دل نادان پھر وہی زمانہ ڈھونڈتا ہے

کبھی گلیوں میں بھی بازاروں میں
میرا دل اسے روزانہ ڈھونڈتا ہے

پرندہ خود اس کی تلاش میں جاتا ہے
پنچھی کو نہ کبھی آب و دانہ ڈھونڈتا ہے

......☆......

حیران ہوں مجھ سے کسی کو محبت ہے
میرے لیے اس کے دل میں چاہت ہے

ایسی الفت اصغر کے کس کام کی
جس کے ہوتے ہوئے بھی خلوت ہے

زندگی کسی اور کی امانت ہے لیکن
دل پہ کسی اور کی حکومت ہے

غموں کو میری ضرورت ہے
خوشی کو مجھ سے عداوت ہے

......☆......

تم سے پیار کر کے نکمہ ہو گیا ہوں
جو حل نہیں ہوتا ایسا معمہ ہو گیا ہوں

جو کسی ساز پہ گایا نہیں جاتا
میں ایسا ایک نغمہ ہو گیا ہوں

جس کا فیصلہ تمہیں کرنا ہو گا
میں اس طرح کا مقدمہ ہو گیا ہوں

جو تجھے ہی برداشت کرنا ہے
میں اتنا بڑا صدمہ ہو گیا ہوں

......☆......

نظر کے سامنے سے جو گزر گیا ہے
دل کی گہرائیوں میں وہ اتر گیا ہے

جس چور کو میں ڈھونڈتا رہتا ہوں
دل چرا کر نہ جانے کدھر گیا ہے

جو زندگی میں آیا تھا پل بھر کے لیے
میرا جیون خوشیوں سے بھر گیا ہے

جس نے وعدہ کیا تھا دل میں بسانے کا
وہی کر کے اصغر کو بے گھر گیا ہے

......☆......

میرے پاس خوشیوں کا جو سرمایہ ہے
ساری عمر کی محنت سے یہ کمایا ہے

آج وہ بھی بات بات پہ روتا ہے
تمام عمر جس نے مجھے رلایا ہے

ہم انجان تھے تمام عمر انجان رہے
ہر کسی نے ہم سے فائدہ اٹھایا ہے

جو لوگ ہمارا مال کھاتے رہے
آخری وقت وہ کسی کام نہ آیا ہے

......☆......

میں تنہا نہیں ہوں ساتھ غموں کا لشکر ہے
غم ہیں زیادہ اور میری چھوٹی سی چادر ہے

کوئی ہمدم نہ ساتھی نہ ہی کوئی دلبر ہے
اسی سوچ میں گم ہوں کے یہ کیسا سفر ہے

کاش میں اپنے ہاتھ کی لکیریں مٹا سکتا
اگر تو ساتھ نہیں کس کام کا ایسا مقدر ہے

تم جس جھیل کے کنارے چھوڑ گئے تھے
آج بھی وہیں تمہارا منتظر اصغر ہے

......☆......

صرف تیری خاطر اے یار میں لکھتا ہوں
خون جگر سے جو اشعار میں لکھتا ہوں

کئی بار کچھ لکھنے کا ارادہ تو نہیں کرتا
تیری چاہ میں ہو کر بیقرار میں لکھتا ہوں

میں ان میں ہر طرح کے رنگ بھرتا ہوں
کیا کہوں کیسے یہ شاہکار میں لکھتا ہوں

اصغر کی طرح یہ سب بھی دکھی ہیں
اپنی نظموں کے کردار جو میں لکھتا ہوں

......☆......

اب ایک ایسی نئی کتاب تصنیف کروں گا
جس میں جمال یار کی تعریف کروں گا

اس کا حسن کسی مبالغہ آرائی کا محتاج نہیں
نہ ہی اپنی جانب سے کچھ تحریف کروں گا

کئی دنوں سے میں یہاں منتظر بیٹھا ہوں
تیری دید سے درد جدائی میں تخفیف کروں گا

عید کے دن بھی اگر تمہاری یہی روش رہی
پھر میں ہی وہاں آنے کی تکلیف کروں گا

......☆......

میری قبر پہ آ کر جب وہ چیخ و پکار کرتے ہیں
ہم موت کے ماروں کو کیوں بیدار کرتے ہیں

جیتے جی سکوں کا سانس تک نہ لینے دیا
اب مرنے کے بعد کیوں ایسا سرکار کرتے ہیں

میری تربت پہ گلاب کے پھول سجا کر
اس طرح میری لحد کو گلزار کرتے ہیں

تم کہتے تھے تنہا جی نہ سکو گے اصغر
دیکھ لو گزر اوقات تمہارے بغیر کرتے ہیں

……☆……

جو مجھے ساری دنیا سے پیارا ہے
اس سے دور رہنا کب ہمیں گوارا ہے

کبھی درد جدائی کبھی درد تنہائی
ان سب نے مل کر ہمیں مارا ہے

طوفان میں گھری ہے کشتی
جہاں سے بڑی دور کنارا ہے

جہاں رہے جس حال میں رہے
ہر حال میں اصغر فقط تمہارا ہے

......☆......

تیرے چاند سے چہرے کی باتیں ہوتی ہیں
بڑی پر سکون میری راتیں ہوتی ہیں

ویسے تو اک دوجے سے دور ہیں دونوں
مگر سپنوں میں راز ملاقاتیں ہوتی ہیں

میں ہر گھڑی خدا سے تجھے مانگتا ہوں
دعا قبول ہونے کی کچھ ساعتیں ہوتی ہیں

ہم تو کسی سے کوئی گلہ نہیں کرتے
مگر سب کو ہم سے شکایتیں ہیں

......☆......

کاش کسی کا دل میرے دل سے مل جائے
پھر مجھ جیسے مسافر کو منزل مل جائے

جن کی زندگی کسی گرداب میں گھری ہے
خدا سے دعا ہے کے انہیں ساحل مل جائے

غموں کی دھوپ میں چلے جا رہے ہیں
شائد سائے کے لیے خوشی کا بادل مل جائے

ابھی تک اپنی تلاش جاری ہے اے دوست
کیا پتہ ہمیں کوئی تیرا نعم البدل مل جائے

......☆......

جو مل نہیں سکا اس کا خیال چھوڑ دے
اس بارے دل میں کرنا ملال چھوڑ دے

لوگ مجھے تیرے ساتھ سے منسوب کریں
دیوانوں سا کر کے میرا حال چھوڑ دے

ہمیں ایک دوسرے کا ہجر ہی راس ہے
میری طرح تو بھی خیال وصال چھوڑ دے

ہمارے ملن کی ایک صورت ہے دعا کر
کوئی امیر مر کر میرے نام مال چھوڑ دے

......☆......